بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 43-44

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

16/23 شعبان 1423 ہجری 23/30 اخاء 1381 ہش 23/30 اکتوبر 2002ء

Postal Reg. No. PB\0258\2002

نیا چاند دیکھنے کی دعا

حضرت طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَّ خَيْرٍ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے میرے خدا یہ چاند امن و امان و سلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ تو خیر و برکت رشد و بھلائی کا چاند ہے۔

رمضان المبارک کی فرضیت، اہمیت و برکات

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

1. اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔ (بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

2. مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ فَلَا يَقْضِيْهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ۔ (مسند دارمی باب من افطر یوما من رمضان معتمد 1)

ترجمہ: جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی اس چھوڑے ہوئے روزہ کا بدلہ نہیں چکا سکے گا۔

3. مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ۔

(بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ: جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اسکا کھانا پینا چھوڑنے کی کچھ پرواہ نہیں۔ یعنی اسکا بھوکا پیاسا رہنا بالکل بے فائدہ ہے۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ" سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے پس "اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ" میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزے رکھنا سنت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا" سلمان منا اهل البيت" یعنی "الصلحان" کہ اس کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ "نشاط جوانی تا بہ سی سال۔ چہل آمد فرو ریزد پر و بال ...." انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے" وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ" یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 256 تا 258)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضرت امیر المؤمنین کی صحت پہلے سے بہتر ہے - علاج جاری ہے

لندن 25 اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ قبل ازیں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ ربوہ کی طرف سے آمدہ 21 اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے Angioplasty کے بعد حضور انور کی دل کی حالت تشفی بخش ہے اور آرام ہے الحمد للہ۔ حضور انور کو دیکھ رہے ڈاکٹروں کے مطابق دل کی حالت کے علاوہ بعض ایسے Symptoms بھی ہیں جن سے بعض خون کی نالیوں کا تنگ ہونا محسوس ہوتا ہے جو خون کے دوران کو جسم کے مختلف حصوں تک لیکر جاتی ہیں۔ آنے والے چند دنوں میں Vascular سرجن اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ موجودہ علاج جاری رہے گا یا خون کی نالی کو کھولنے کے لئے آپریشن کی ضرورت پڑے گی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلد مکمل شفایابی کے لئے دعاؤں صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے پناہ فضلوں سے ڈاکٹروں کے علاج میں شفا رکھ دے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت مند لمبی اور کام والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

روحانیت کا موسم بہار - رمضان المبارک

جب تک یہ شمارہ ہمارے قارئین کے ہاتھوں میں ہوگا امید ہے کہ رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہوگا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر یہ موقعہ عطا فرمایا کہ اس بابرکت اور عظیم الشان مہینہ کی برکات سے حصہ پائیں۔ پورا سال جہاں عبادات و ذکر الٰہی میں دن گزارتے ہیں اور بہت سی کمیاں اور سستیاں ہو جاتی ہیں ایسے موقعہ پر عزم وہمت اور عہد کرنے سے ہمارے لئے ان سستیوں کو چھوڑنے اور کمیوں کو پورا کرنے کے لئے نہایت آسان اور بہت سے مواقع مل جاتے ہیں اور ثواب بھی عام دنوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ملتا ہے۔ اس مہینہ میں تمام نیکیوں کا عروج ہوتا ہے۔ نوافل وتراویح ادا کرنے قرآن مجید اور احادیث پڑھنے اور سننے سنانے اور ان پر عمل کرنے اور صدقہ وخیرات سے دوسروں کی مدد کرنے حتی کہ خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھلانے اور فدیہ ادا کرنے کے مواقع مل جاتے ہیں اور ان کی بھاری ثواب کی امید اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم جزا کی بشارت ہوتی ہے۔ روحانی خوشگوار موسم بہار کے علاوہ لڑائی جھگڑا اور فضول باتوں کے اجتناب سے واقعی ایک جنت کا سا ماحول پیدا ہونے کے سامان ہو جاتے ہیں یوں تو روزہ کسی نہ کسی صورت میں دیگر اقوام میں بھی پایا جاتا ہے اور ان پر فرض بھی ہے لیکن جس رنگ میں مسلمانوں پر فرض ہے اس کی بھی عجیب ہے۔ یہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر بعض حالات کو مستثنیٰ کرتے ہوئے فرض ہے اور ان کے چھوڑنے پر سخت تنبیہ اور قضاء ضروری ہے۔ روزہ کی فرضیت اور رمضان کی برکات واحکامات کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

یاایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ ایاما معدودات ۔ فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین ۔ فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ ۔ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ○ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس وبینت من الہدی والفرقان ۔ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ۔ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ۔ ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ہدکم ولعلکم تشکرون ○ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب ۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔ فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون ○ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ۔ ہن لباس لکم وانتم لباس لہن ۔ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم ۔ فالئن باشروہن وابتغوا ما کتب اللہ لکم ۔ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ۔ ثم اتموا الصیام الی الیل ۔ ولا تباشروہن وانتم عاکفون فی المسجد ۔ تلک حدود اللہ فلا تقربوہا ۔ کذالک یبین اللہ آیتہ للناس لعلہم یتقون (البقرہ :۱۸۸)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے تعلقات جائز قرار دیئے گئے ہیں وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں کا حق مارتے رہے ہو پس وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھکا اور تم سے درگزر کی لہذا اب انکے ساتھ (بے شک) ازدواجی تعلقات قائم کرو اور اس کی طلب کرو جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر (کے ظہور) کی وجہ سے (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے تمہارے لئے ممتاز ہو جائے پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو جبکہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو یہ اللہ کی حدود ہیں پس انکے قریب بھی نہ جاؤ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

رمضان کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانے والے کی زندگی میں نئی روح پیدا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور برکات حاصل ہو جاتی ہیں اور ایک مومن کی زندگی میں الٰہی نشانات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔

رمضان المبارک کی عظمت کا یہ بھی ایک ایمان افروز پہلو ہے کہ صداقت اسلام کے متعدد نشانات اس ماہ مبارک میں ظاہر ہوئے۔ مسلمانوں اور دشمنان اسلام کے درمیان حق و باطل میں امتیاز کرنے والی عظیم جنگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں لڑی گئی اور جنگ بدر کے نام سے مشہور ہوئی وہ بھی اسی ماہ مبارک میں لڑی گئی۔ اور پھر فتح مکہ جس میں دشمنان اسلام کو معاف کر دیا گیا صداقت اسلام کا عظیم نشان ہے وہ بھی رمضان المبارک میں ہی ظہور پذیر ہوا۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی قرآن مجید کا نزول شروع ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے فرقان قرار دیا ہے۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی جو عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے اس کا تعلق بھی اسی ماہ مبارک سے ہے یہ نشان 1894ء میں بڑی شان سے پورا ہو چکا ہے۔ اور جب تک یہ پورا نہیں ہوا تھا ہر رمضان ختم ہو کر امت مسلمہ کو ایک امید اور انتظار میں چھوڑ جاتا تھا اور جب سے یہ نشان پورا ہو گیا ان مسلمانوں کو ملزم گردانتا ہے۔ جنہوں نے اس کو پورا ہونے کے باوجود تسلیم نہیں کیا اور اس کی حقیقی برکات سے محروم رہ گئے پس ہم اپنے بھائیوں سے ایک بار پھر نہایت دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی پر غور کریں جس میں آپ نے فرمایا:-

ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموت والارض ینکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ

ترجمہ: کہ ہمارے مہدی کے لئے دو ایسے نشانات ہیں کہ جب سے زمین و آسمان وجود میں آئے ہیں یہ نشان کسی اور کو نہیں دیا گیا ایک یہ کہ چاند کو رمضان کے مہینہ میں اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو گرہن لگے گا اور سورج کو اس کی تاریخوں میں نصف تاریخ کو۔

اور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے اس حلفیہ بیان پر توجہ کریں۔

''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب بلکہ اکفر رکھا تھا مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ 23)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی اہمیت و برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں گا یعنی اس کی نیکی کے بدلے میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزہ کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے چاند کا ذکر فرمایا اور کہا جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم دوسرے مہینہ کا چاند دیکھو تو روزے رکھنے ترک کر دو اور اگر یہ کسی وجہ سے تم سے پوشیدہ رہے تو تیس کی تعداد پوری کرو (صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تمہیں ملا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار رات سے بھی بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے نہیں محروم ہوتا ہے مگر بے نصیب (سنن ابن ماجہ)

روزہ رکھنے سے پہلے رات کو یہ نیت کرنا بھی سنت نبوی ہے بصوم غد نویت یعنی کل کے روزے کی میں نے نیت کی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ کھولتے تو یہ دعا فرماتے:-

اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت ذہب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ.

یعنی اے خدا میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور اب تیرے رزق پر ہی افطار کرتا ہوں پیاس دور ہوئی اور انتڑیاں تر ہوئیں اور اجر قائم ہو گیا اگر اللہ نے چاہا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق مبارک تھا کہ جب رمضان آجاتا تو آپ کمر کس لیتے اور عام دنوں سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے عبادات کرتے اور صدقہ خیرات کرتے۔

پس ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سنت نبوی کی اتباع کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اس مبارک مہینہ کی برکات کو حاصل کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔☆

(قریشی محمد فضل اللہ)

خطبہ جمعہ

جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۳/ ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۳/ تبوک ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملٰك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة الحديد آیت ۲۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابو درداءؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا۔

(سنن الدارمی کتاب الصلوٰۃ .باب فضل المشی الی المساجد فی الظلم)

علامہ ابن حیان اندلسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا.........﴾ (الحدید :۲۹) کے تحت ﴿وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد وہی نور ہے جو ارشادِ قرآنی ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ ......﴾ میں مذکور ہے۔ جو کفر کی حالت میں گناہ سرزد ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ وہ معاف فرمائے گا۔

اس مفہوم کی تائید میں یہ صحیح حدیث ہے کہ تین اشخاص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دہرا اجر عطا فرمائے گا۔ ایک ان میں سے وہ اہلِ کتاب ہے جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور حضور ﷺ پر بھی۔

(بحر محیط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے، وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔ نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں۔" (ترجمہ از مرتب)(حمامة البشریٰ. صفحہ ۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"اس دن بھی ایمانی نور جو پوشیدہ طور پر مومنوں کو حاصل ہے، کھلے کھلے طور پر ان کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ پر دوڑتا نظر آئے گا"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۷)

پھر فرماتے ہیں:

"اس روز تو دیکھے گا کہ مومنوں کا یہ نور جو دنیا میں پوشیدہ طور پر ہے ظاہر ظاہر ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہوگا"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"اے مومنو! اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا یعنی نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دعا اور نورِ کراماتِ اصطفاء"۔ (آئینہ کمالات اسلام. صفحہ ۲۹۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔" (چشمۂ معرفت. صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

محمد ﷺ کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔ دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمد ﷺ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ مَیں محمد ﷺ کے نورانی چہرے پر فدا ہوں۔ اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے تو پھر بھی مَیں محمد کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا۔ تُو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا۔ اے محمد ﷺ تجھ پر میری جان فدا ہو۔ اے نادان اور گمراہ دشمن! ہوشیار ہو گا اور محمد ﷺ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔ خبردار ہو جا! اے وہ شخص جو محمد ﷺ کی شان نیز محمد ﷺ کے چمکتے ہوئے نُور کا منکر ہے۔ اگرچہ کرامت اب مفقود ہے مگر تو آ اور اسے محمد ﷺ کے غلاموں میں دیکھ لے۔ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات! ہم نے تیری خبر کا نُور اندھیرے میں دیکھ لیا۔ ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے۔ ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تُو نے اشارہ کیا تھا۔ بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو۔ ہمارے لئے ہمارے ربّ کی طرف سے نُور عظیم ہے۔ ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے۔ (نور الحق جلد دوم)

الہام ۱۸۹۳ء: "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يَجْعَلْكُمْ مِّنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ. اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ. هٰذَا مَا اَلْهَمَنِيْ رَبِّيْ فِيْ وَقْتِيْ هٰذَا وَمِنْ قَبْلُ يُنْعِمُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ"۔ تو کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور وہ تمہیں اپنا خاص نور عطا کرے گا اور تمہیں کوئی امتیازی نشان بخشے گا۔ اور اپنے منصوروں میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اللہ نکوکاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ ہیں وہ الہام جو میرے ربّ نے مجھے اسی وقت اور اس سے قبل کئے۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب منعموں سے بہتر ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۷۴،۳۷۵)

"اِنِّيْ اُنَوِّرُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ. ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ. ظَفَرٌ وَّ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ. فَخْرُ اَحْمَدَ"۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹۵. مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❀❀❀..........❀❀❀

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ کاشتکاری کا مہینہ ہے آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں

روز مرّہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں
اور رفتہ رفتہ وہ بچے کلمہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں
جس کی جڑیں تو زمین میں پیوست ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 جنوری 1997 مطابق 17 صلح 1376 ہش بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ الحمد لله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد وإياك نستعين۔ اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

(سورہ البقرہ، ۱۸۴ تا ۱۸۵)

رمضان مبارک شروع ہوئے سات دن گزر گئے۔ آج ساتواں روزہ ہے اور اس پہلو سے میں نے کچھ ایسی آیات اور کچھ احادیث اکٹھی کی ہیں، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی جن کے حوالے سے میں آپ کو رمضان سے متعلق مختلف باتیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ سات دن جو گزر گئے وہ تو گزر گئے، آئندہ کے لئے جو اہم باتیں ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئیں ان کا ان آیات کریمہ میں بھی ذکر ہے اور دوسری آیات میں بھی ذکر ملتا ہے۔ اور میری نظر اس وقت خاص طور پر اگلی نسل کی تربیت پر ہے۔ اس پہلو سے میں سادہ لفظوں میں رمضان کی بعض برکتیں حاصل کرنے کے آپ کو طریق سمجھاتا ہوں لیکن جو آیات تلاوت کی ہیں پہلے ان کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کروں گا۔

فرمایا "یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم" کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی رمضان فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اور یہ جو مضمون ہے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا یہ عبادت کی تین قسموں پر مشترک ہے۔ ایک نماز، ایک حج اور ایک زکوٰۃ یہ تین وہ عبادت کی بنیادی قسمیں ہیں جن کا تعلق ہر مذہب سے ہے اور قدیم سے اسی طرح چلا آیا ہے۔ ہر مذہب کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ ایسی مقرر ہے جہاں وہ اکٹھے ہوں اور کم سے کم زندگی میں ایک دفعہ اکٹھے ہو کر وہ خدا تعالیٰ کا ذکر بلند کریں۔ اور جگہوں کا انتخاب اس پہلو سے کیا گیا ہے کہ وہاں خدا کا کوئی بہت نیک اور بزرگ بندہ اللہ کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکا تھا اور اسی فضا میں وہ سانس لیتا رہا، وہیں اس نے خدا کے لئے اپنے دین کو خالص کیا، اپنی تمام تر توجہات کو خدا کی طرف پھیر دیا تو اس کی یادیں خدا کی یادوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

اور خدا کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ اس مقام پر ذہن میں آتا ہے جس مقام پر ایک خدا کا خالص بندہ اس کی عبادت کرتا رہا۔ تو اسی لئے "مقام ابراہیم مصلیٰ" کی جو نصیحت ہے "واتخذوا من مقام ابراھم مصلی" (البقرہ، ۱۲۶) کہ تم بیت اللہ کے حج کے لئے جاؤ تو یاد رکھنا "واتخذوا من مقام ابراھم مصلی" کہ اپنی عبادتیں ویسی بنانا جیسی ابراہیم نے بنائی تھیں اور اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا جو ابراہیم کا مقام تھا۔ جس طرح اس نے اپنے آپ کو ان عبادتوں کے لئے وقف کیا۔ پس حج کا تعلق ایسے خدا کے نیک بندوں سے ہے جنہوں نے اپنے دین کو خدا کے لئے خالص رکھا اور کسی ایک جگہ وہ یا تو دھونی رما کے بیٹھ رہے یا بار بار وہاں آتے رہے اور اس جگہ کے ساتھ خدا کی عبادت کا تعلق مستقلاً ایک ایسے رشتے میں تبدیل ہو گیا جو توڑا نہیں جا سکتا یعنی ہر قوم کے لئے وہ جگہ اور ذکر الٰہی گویا ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے۔ جب یہ مقام کسی مقام کو نصیب ہو تو اسے پھر وہ حج کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اور ہر قوم کے لئے الگ الگ خدا تعالیٰ نے ایک مقام بنایا ہے اور اس کا تعلق اس قوم کے انبیاء اور بزرگوں سے ہے لیکن سب کے لئے اجتماعی طور پر خانہ کعبہ کو چنا گیا۔ اور اس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی زندہ رکھا گیا۔ مگر اصل خانہ کعبہ کا مقصد توحید باری تعالیٰ کا وہ قیام تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ذریعے وجود میں آنی تھی۔ اسی لئے اسلام سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پہلی اینٹ رکھی گئی مقصد یہی تھا کہ یہاں تمام بنی نوع انسان جمع ہوں گے۔ پس یہ مقصد اپنے تمام کو پہنچا ہے، اپنے کمال کو پہنچا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ تو عبادت کا جو مفہوم ہے اس میں حج ایک اہم حصہ ہے لیکن یہ زندگی میں ایک دفعہ کی عبادت ہے۔ اگر بار بار کی توفیق ملے تو زائد ہے ورنہ ایک دفعہ کی عبادت اگر ہو جائے تو یہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔

دوسری عبادت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نماز ہے جو ہر مذہب میں موجود ہے مختلف رنگ میں، مختلف شکلوں میں۔ اور تیسری روزے ہیں یعنی جیسا کہ اس مہینے میں ہم گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کو تمام دوسرے مذاہب میں جو اسلام سے پہلے تھے کسی نہ کسی شکل میں ضرور فرض فرما دیا۔ پس رمضان میں ان تین عبادت کی قسموں کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کی کوشش کرنی چاہئے۔ حج تو ابھی بعد میں آئے گا مگر حج کے مقاصد ضرور رمضان میں پیش نظر رکھے جا سکتے ہیں۔ اور خانہ کعبہ کو تمام دنیا کا مرجع بنانا اس کے لئے اس رمضان میں بھی دعائیں ہو سکتی ہیں۔ پس اس پہلو سے ہم حج کے مقاصد بھی کسی حد تک پالیں گے اگر دعاؤں کے ذریعے حج کے اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بنی نوع انسان کو ان کی طرف مائل کرنے کے لئے التجائیں کریں۔ اور یہ بنی نوع انسان کا میلان یعنی ان کی توجہ اس طرف ہونا دعاؤں کے سوا ممکن نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے رمضان میں حج کے مقاصد کے لئے دعائیں کرنا بھی داخل ہو جائے گا کیونکہ یہ عبادت کا ایک اہم حصہ ہے۔

یہ تین پہلو عبادت کے ہیں جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی **اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔** ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی اس لئے جانوروں کی طرح ہمیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضان مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں مسجدوں میں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہونے چاہئیں کیونکہ اگر کوئی انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آ گیا ہے رمضان میں، پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والے کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے، اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیار کی نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمد للہ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی، اب آ گئے ہو۔ بسم اللہ جی آیا نوں، کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تاکہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے

سے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا، کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہوں گی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشو و نما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔ پس رمضان اس پہلو سے کاشتکاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک کلمہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

تو رمضان مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہی ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آجاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔ یہ مقصد ہے اس نصیحت کا جس کے لئے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں کنکوے اڑائے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو کنکووں کے اڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لئے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکر الٰہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اٹھتے ہیں، صبح شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے۔

پس اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **"یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون"** رمضان کا مقصد کھیل تماشہ نہیں ہے۔ محض بھوکا رہنا، محض افطاری کر لینا یہ نہیں ہے۔ ایک مقصد ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو اور اللہ تعالیٰ کا پہلے سے بڑھ کر دل میں خوف پیدا ہو اور پھر وہ ہمیشہ باقی رہے۔ اس کے بعد فرمایا ہے **"ایاماً معدودات"**۔ اس تعلق میں مختلف ترجمہ کرنے والے اور مفسرین اس کا جب فاعل ڈھونڈتے ہیں تو ان کو ایک دقت پیش آتی ہے **"ایاماً معدودات"** منصوب ہے۔ یعنی منصوب سے مراد یہ ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ فلاں چیز کو فلاں جگہ پھینک آؤ تو جس چیز کو پھینکیں گے وہ مفعول ہو جائے گی۔ وہ جگہ جہاں پھینکیں گے وہ مفعول ہو جائے گی تو فعل کا کرنے والا بھی تو کوئی ہونا چاہئے۔ اس لئے جب بھی ایسی علامتیں ظاہر ہوں جن کا تعلق مفعول ہونے سے ہے تو انہیں منصوب حالتیں کہا جاتا ہے، نصب کی حالت اور ان کا ایک فاعل تلاش کیا جاتا ہے۔

تو "ایاماً معدودات" کو قرآن کریم میں نصبی حالت میں پیش فرمایا گیا ہے "چند گنتی کے دن"۔ اس پر جو ترجمہ کرنے والے فاعل تلاش کرتے ہیں تو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ روزے رکھو چند گنتی کے دن۔ لیکن صرف "روزے رکھو" کو حذف سمجھتے ہیں جب کہ اس سے پہلے جو فعل گزر چکے ہیں اگر ان کے ساتھ اس کو ملایا جائے اور مفعول بنایا جائے تو پھر معنے بالکل غلط ہو جائیں گے۔ وہ اس طرح بنیں گے پھر کہ تم پر فرض کر دیئے گئے ہیں روزے جیسے کہ پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے **"لعلکم تتقون ایاماً معدودات"** کیونکہ فعل تقویٰ کا ہے صرف تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو گنتی کے چند دن۔ اب یہ تو مقصود ہو ہی نہیں سکتا قرآن کریم کا کہ روزے فرض کئے گئے ایسے کہ پہلی قوموں پر بھی ہر جگہ فرض کر دیئے گئے تھے، اتنی عظیم الشان چیز ہے صرف اس لئے کہ تم چند گنتی کے دن خدا کو یاد کر لو یا تقویٰ اختیار کر لو تو یہ دقت ہے ترجمہ کرنے والوں کے پیش نظر۔ وہ سمجھتے ہیں کہ منصوب کے لئے ضرور پہلے ایسا فعل تلاش کرنا چاہئے جس میں فاعل بھی مذکور ہو "تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو" یہ فعل ہے جس میں فاعل بھی ہے۔ کون تقویٰ کرے؟ تم کرو۔ کتنے دن؟ چند گنتی کے دن۔ یہ تو غلط ہے کیونکہ تقویٰ کا تعلق تو زندگی بھر سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ ان منصوبی حالتوں میں فاعل کی تلاش کی بجائے اسے اور معنوں میں پڑھتا ہوں جو عربی لغت کے لحاظ سے جائز ہیں اور منصوب بعض دفعہ غیر معمولی توجہ دلانے کی خاطر کیا جاتا ہے اس میں فاعل کی تلاش کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ جب کہیں بچو کسی چیز سے مثلاً شیر کہہ دیا جائے یا سانپ کہہ دیا جائے یا بچھو کہہ دیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ "بچو" تو اس کو منصوب کر دیا جائے یا کسی اور ایسے موقع پر جب کسی چیز کی عظمت دلانی ہو تو اسے بھی منصوب کر دیا جاتا ہے تو اس کے لئے پہلے جملے میں کسی فعل اور اس سے تعلق رکھنے والے فاعل کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔

جب یہ معنے جو میں کرتا ہوں اس پہلو سے یہ مضمون یوں بنے گا **"لعلکم تتقون"** دیکھو تقویٰ کا فائدہ تمہیں اس سے پہنچے گا اور جہاں تک محنت کا تعلق ہے، گنتی کے چند دن ہی تو ہیں۔ کیسا اچھا سودا ہے۔ چند روزہ محنت کرو گے تو ہمیشہ ہمیش کی فلاح پا جاؤ گے اور تقویٰ حاصل ہوگا جو پھر تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا کیونکہ تقویٰ عارضی نیکی کے لئے استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔ تقویٰ ایک مستقل چیز ہے جو انسان کے دل میں بس جاتی ہے اور ترقی کرتی رہتی ہے۔ تو "لعلکم تتقون" کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جاؤ اور ہر رمضان تمہارا تقویٰ بڑھا کر جائے، ہر رمضان تمہیں خدا سے پہلے سے زیادہ قریب کر دے۔ یہ مقصد ہے رمضان کا اور اسی پہلو سے تمام گزشتہ مذہبی قوموں میں روزے فرض کئے گئے اور ہے کیا؟ **"ایاماً معدودات"** چند گنتی کے دن ہیں ان میں جو زور لگانا ہے لگالو۔ فوائد زندگی بھر کے اور محنت چند دنوں کی۔

پھر فرمایا **"فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر"** اور پھر سہولتیں بھی ایسی دے دی ہیں کہ یہ مہینہ مشقت کا مہینہ نہیں رہتا۔ فرمایا تم میں مریض بھی ہوں گے، سفر پر بھی ہوں گے ان کے لئے ہماری ہدایت یہ ہے کہ وہ دوسرے ایام میں روزے رکھ لیں۔ ایک مہینے میں روزے رکھنا فوائد اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ ماحول پیدا ہو جاتا ہے جو الگ الگ روزے رکھنے سے پیدا نہیں ہوتا۔ جو برکتیں سب کی مل کر اکٹھا روزہ رکھنے میں ہیں وہ برکتیں الگ الگ روزوں میں نہیں ہیں۔ تو فرمایا اصل تو یہی ہے کہ اس مہینے کو جب پاؤ، جب اس کو دیکھو، جب تمہیں نصیب ہو جائے تو اسی مہینے میں روزے رکھو۔ لیکن اگر مریض ہو، بیمار ہو تو پھر بعد کے ایام کو بھی روزے پورے کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہو اور جب بھی توفیق ملے روزے رکھو **"من ایام اخر"** یعنی رمضانی کے علاوہ بعد کے ایام میں۔

"و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین" اس میں **"یطیقونه"** کے متعلق میں تفصیلی بات پچھلے رمضان، اس سے پہلے بھی کر چکا ہوں اس وقت میرے پیش نظر یہ لفظ **"یطیقونه"** کا استعمال نہیں ہے۔ سادہ ترجمہ اس کا یہ سمجھیں کہ جن لوگوں کو یہ توفیق ہو کہ وہ روزہ نہ رکھیں مگر روزے کا فدیہ دے سکیں وہ فدیہ دے دیں یا وہ لوگ جو یہ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ روزہ رکھ سکیں وہ بعد میں روزہ چونکہ نہیں رکھیں گے اس لئے اس کے بدلے میں فدیہ دے دیں تو یہ دونوں معانی اور اس کے علاوہ بھی بعض معانی اس مضمون میں داخل ہیں۔

یہاں فدیہ کی بات میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ فدیہ کیا ہے؟ فرمایا **"فدیة طعام مسکین"** ایک مسکین کا کھانا ہے فدیہ۔ یعنی جو تم میں سے غرباء ہیں، نسبتاً مالی لحاظ سے کم توفیق رکھنے والے ہیں اور ان کے اندر مانگنے کی عادت نہیں خصوصیت سے وہ لوگ مساکین کہلاتے ہیں۔ مانگنے والے بھی اس حکم سے باہر نہیں جائیں گے مگر خاص طور پر نظر رکھنے کا حکم ہے **"فدیة طعام مسکین"** کا مطلب ہے تم نگاہ رکھو کہ ایسے مساکین جو تمہارے اردگرد رہتے ہیں، جن کو مانگنے کی عادت نہیں مگر تمہارا فرض ہے کہ ان تک پہنچو، ان کی تلاش کرو، ان کو یہ کھانا پہنچاؤ، یہ تمہارا فدیہ ہو جائے گا۔ فدیہ دراصل ایک چیز کو کسی مصیبت سے چھڑانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ جب ان کے دشمنوں کے قیدی جب ان پہ فتح پاتے ہیں ان کے ہاتھ آجاتے ہیں تو ان کے پچھلے عزیز، رشتے دار وغیرہ کچھ رقم دے کر ان کو چھڑاتے ہیں تو جان چھڑانے کے لئے کسی مصیبت سے جو کچھ دیا جائے اسے فدیہ کہتے ہیں۔ اور جو چیز ضائع ہو جائے اور انسان کسی وجہ سے کسی نیکی سے محروم رہ جائے تو اس کی جو بلاء پڑتی ہے انسان پہ۔ نیکی کا مہینہ آیا اور نیکیوں سے محروم رہ گیا اس بلاء سے بھی تو جان چھڑانی ہے کہ جو محرومی کا احساس ہے اور محرومی کے نتائج ہیں وہ تو پڑیں گے بہرحال۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ فدیہ مقرر فرمایا ہے کہ تم بھوکے رہ کر خدا کی رضا کمانا چاہتے تھے، تمہیں خواہش کے باوجود بھوکے رہ کر خود خدا کی رضا کمانے کی توفیق نہیں مل سکی تو اس کا علاج دیکھیں کیسا عمدہ تجویز فرمایا۔ فرمایا بھوک میں کوئی بات نہیں ہے اصل تو تقویٰ ہے۔ اور اگر تم خدا کی خاطر کسی بھوکے کو کھانا کھلاؤ تو یہ تمہارے روزے چھٹنے کا فدیہ ہے۔ یعنی بظاہر انسان یہ سمجھتا ہے اس کا فدیہ یہ ہو کسی کو روزے رکھواؤ لیکن روزے رکھوانا فدیہ نہیں، بھوکے کو کھانا کھلانا فدیہ بن گیا۔

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

پس اس نیکی کو بھی نہ صرف اس مہینے میں رواج دینا ہے بلکہ اپنے بچوں کو خصوصیت سے بتانا چاہئے اور اس رمضان کے مہینے میں فدیے کا مضمون چونکہ بھوک سے تعلق رکھتا ہے بھوک کے حوالے سے سمجھانا چاہئے۔ اپنی اگلی نسلوں کو بتائیں کہ دیکھو تم خدا کی خاطر بھوکے رہے تھے تو کبھی یہ بھی سوچا کہ خدا کے بہت سے ایسے بندے ہیں جن کو روزمرہ ہی کھانے کی وہ توفیق نہیں ملتی جو تمہیں ملتی ہے۔ تم صبح اٹھ کے کھاتے ہو، دوپہر کو بھی کھاتے ہو، شام کو بھی، پھر اس کے علاوہ بھی، جب توفیق ملے جو صاحب حیثیت لوگ ہیں یا ان ملکوں میں رہتے ہیں جیسے انگلستان کے رہنے والے ہیں ان کے بچوں کو تو ہر وقت چرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کوئی جیب میں چیونگم ڈال لیا، کوئی چاکلیٹ خرید لیا، کوئی بازار سے چپس لے لئے، فرائز خرید لیں۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ ان کو ملتے رہنا چاہئے اور اکثر مل ہی جاتا ہے اور سب بچوں نے اپنی اپنی چیزیں سنبھال کے رکھی ہوتی ہیں اپنے تھیلوں میں کہ ہم یہ کھائیں گے۔ تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ رمضان، آج کل کے مہینے میں تو روزے چھوٹے ہیں مگر بڑے سخت بھی آجایا کرتے ہیں۔ مگر آج کل بھی بچوں کو جو پابندی کا احساس ہے یہ نہیں کھانا، یہ تکلیف ضرور پہنچاتا ہے۔ پس آپ فدیہ کے حوالے سے ان کو سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ نے دیکھو اگر روزے نہ رکھو تو فدیہ دینے کی اور غریبوں کو کھانا کھلانے کی تلقین فرمائی۔ جس کا مطلب ہے روزے کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے۔ اور ساتھ یہ فرما دیا "**فمن تطوع خیراً فھو خیر لہ**" کہ یہ صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جن کے روزے چھٹ گئے ہیں۔ غریب کو کھانا کھلانا تو ایک دائمی مضمون ہے اور رمضان کے مہینے میں تو یہ خصوصیت سے غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے۔

"**فمن تطوع خیراً فھو خیر لہ**" جو روزہ چھٹے یا نہ چھٹے اس مہینے میں نیکی کے شوق کی خاطر از خود غریبوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت ہی بہتر چیز ہے۔ تو اس حوالے سے غربت کو دور کرنے کی طرف متوجہ کرنا اور غریبوں کی نگہداشت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ان کے دکھ بانٹنا یہ سارے وہ مضامین ہیں جو بڑی عمدگی کے ساتھ بچوں کو سمجھائے جا سکتے ہیں اور جب آپ سمجھائیں گے تو خود بھی آپ کو پہلے سے زیادہ اس طرف توجہ ہوگی۔ "**فدیۃ**" کے متعلق صرف ایک مشکل یہ ہے کہ انگلستان میں اور یورپ اور امریکہ کے بہت سے دوسرے، یورپ اور امریکہ جیسے اور بھی کئی ممالک ہیں مثلاً جاپان ہے جو روزمرہ کے کھانے کو کوئی خاص اہمیت دیتے ہی نہیں، کیونکہ ان میں اکثر لوگ روزمرہ کے کھانے کی توفیق ایسی رکھتے ہیں کہ وہ زائد عیاشی اور عیش و عشرت کے لئے تو پیسے چاہتے ہیں کھانا ان کا مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے جو مرضی کھائیں۔ اور اتنی کمائی ضرور کر لیتے ہیں کہ وہ آسانی سے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ زائد لے لئے، شرابیں پینے کے لئے، عیش و عشرت کے دوسرے سامانوں کی خاطر اگر کچھ نہ ان کو ملے تو وہ اس کو غربت سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی توجہ اس طرف جاتی ہی نہیں کہ دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں دو وقت کی روٹی بھی یسر نہیں آتی۔ اگر ایک وقت کی روٹی بھی یسر آجائے تو وہ بھی بڑی غنیمت سمجھی جاتی ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ یہاں کیسے آپ کو یہ توفیق مل سکتی ہے "**فدیۃ طعام مسکین**" کی۔ دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو غریب ممالک ہیں ان کے لئے آپ فدیے بھیجیں۔ اگرچہ وہ ذاتی تعلق جو غریب کی براہ راست خدمت سے قائم ہوتا ہے وہ تو نہیں ہو سکے گا لیکن ایک کچھ نہ کچھ بدل تو ضرور ہے۔ پس اس مہینے میں اپنے بچوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں کہ اگرچہ روزے تم پر فرض نہیں، فدیہ فرض نہیں ہے مگر قرآن تو فرما رہا ہے "**فمن تطوع خیراً**" پس جو بھی نیکی شوق سے کرتا ہے، نفلی طور پر کرتا ہے تو اس کے لئے بہت بہتر ہے۔ تو کچھ **اپنے غریب بھائیوں کے لئے خواہ دنیا میں کہیں بھی بستے ہوں، ان کے لئے کچھ اپنے جیب خرچ سے نکالو اور روزمرہ کوئی نہ کوئی صدقہ خدا کی خاطر دے دیا کرو** تو اس طرح بچپن ہی سے ان کے دلوں میں غریب کی ضرورت کا احساس پیدا ہو جائے گا اور جو اپنی طرف سے، اپنے اکٹھے کئے ہوئے پیسوں میں سے کچھ دیں گے خواہ وہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو وہ ان کے لئے ایک بہت بڑی رقم بن جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے دل پر نظر رکھتا ہے اور بعض دفعہ ایک بچے کا چھوٹا سا خرچ بھی اس کی ساری زندگی سنوار سکتا ہے۔

تو دیکھو رمضان میں کیسے اعلیٰ اعلیٰ مواقع آپ کو نصیب ہوتے ہیں اور کس طرح روزمرہ آپ کی اولاد کی تربیت آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ ایک ماحول بنا ہوا ہے، اٹھ رہے ہیں روزوں کے وقت، افطاری کے وقت اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس وقت عام طور پر لوگ مختلف گپیں مار کے اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ سحری کے وقت بھی میں نے دیکھا ہے یہ رجحان ہے کہ ہلکی پھلکی باتیں کرکے تو ہنسی مذاق یا دوسری باتوں میں سحری کے وقت کو ٹال دیتے ہیں اور یا ضائع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح افطاری کا حال ہے۔ تو میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ **جہاں تک ممکن ہوسکے سحری اور افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں اور تربیت کے مضمون کی باتیں کیا کریں۔** اور اعلیٰ بڑے دینی مقاصد کی گفتگو اگر بہت بوجھل ہو تو یہ چھوٹی چھوٹی روزمرہ کی باتیں یہ تو سمجھائی جا سکتی ہیں۔

پھر فرمایا ہے "**و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون**" کہ اگر تم روزے رکھو تو یہ بہت بہتر ہے "**ان کنتم تعلمون**" اگر تم اس بات کو جانتے۔ یہاں جب اجازت دے دی ہے فدیہ کی اور اگر مریض ہو یا سفر پر ہو تو ہدایت یہ فرمائی ہے کہ پھر بعد کے ایام میں روزے رکھو تو سوال یہ ہے کہ پھر "**و ان تصوموا خیر لکم**" کا کیا مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیمار ہو تب بھی رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ سفر پر ہو تب بھی رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فدیے تو تم دے دو گے لیکن روزے نہیں اس سے کٹ جائیں گے، روزے کا فریضہ قائم رہے گا۔ اس لئے فدیہ دے کر یہ نہ سمجھو کہ روزے کے فرض سے تم بری الذمہ ہوگئے ہو۔ فدیہ دو اور وہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے لیکن روزے اپنی ذات میں ایسے فوائد رکھتے ہیں کہ جب بھی تمہیں توفیق ملے تم ضرور رکھو۔

"**و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون**" کا ایک معنیٰ تو یہ ہے کہ تم اگر غور کرو تو یہ بات سمجھ لوگے کہ روزوں میں اور بھی بہت سی خیریں اور برکتیں ہیں اور اس سے فائدہ اٹھانا تمہارے اپنے فائدے کی بات ہے۔ لیکن "**ان کنتم تعلمون**" میں ایک مضمون کاش کا بھی پایا جاتا ہے۔ کہ اے کاش تمہیں معلوم ہوتا کہ روزے میں کیا کیا فوائد ہیں۔ اور اگر یہ معلوم ہوتا تو "**تطوع خیراً**" کا مضمون روزوں کے ساتھ بھی چسپاں ہو جاتا۔ پھر تم کوشش کرتے کہ صرف رمضان کے فرض روزے ہی نہ رکھتے بلکہ "**تطوع خیراً**" کے تابع نفلی روزے بھی بہت رکھتے مگر تمہیں پتہ نہیں کہ روزے کے فائدے کیا کیا ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے روزے کے فوائد کے تعلق میں میں آپ کے سامنے چند اور باتیں بھی رکھنا چاہتا ہوں۔

ایک تو ایسی بات ہے جس کا غریب ملکوں سے زیادہ امیر ملکوں سے تعلق ہے۔ غریب ملکوں میں فاقہ کشی کی مصیبت ہے جس کا ذکر فدیے کے تعلق میں میں نے کیا ہے۔ امیر ملکوں میں زیادہ کھانے کی مصیبت ہے اور غذا کی بہتات جو ہے اس نے مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اس لئے یہاں کے جتنے بھی اشتہار اور پروگرام وغیرہ آپ دیکھتے ہیں ان میں یہ نسخے بتائے جاتے ہیں کہ موٹاپا کیسے دور کرنا ہے اور اس کے لئے نئی نئی ترکیبیں ایجاد ہو رہی ہیں، نئی نئی دوائیاں بن رہی ہیں۔ اب کسی بھوکے ملک میں جاکر آپ یہ اشتہار شائع کریں تو لوگ اشتہار پھاڑ کے اشتہار لکھنے والوں کی جان کے درپے ہو جائیں مگر یہاں یہی بیماری ہے۔ بہتات، کوئی چیز حد سے زیادہ دستیاب ہو پتہ نہ ہو کہ کیا کرنا ہے اس کا۔ اب پیچھے جب وہ ان کی کرسمس گزری ہے تو کھا کھا کے انہوں نے ستیاناس کر لیا اپنی صحت کا۔ دن رات چرنے کا شغل تھا کہ اس طرح کرسمس منائی جا رہی ہے۔ اور کسی نے کہا کہ سب کچھ، ساری دولت کرسمس کے دن گندی نالیوں میں بہا دینا یہ مدعا معلوم ہوتا ہے کرسمس کا۔ تو خدا تعالیٰ دونوں طرف نصیحت فرماتا ہے۔ ایک طرف ان لوگوں کے لئے جن لوگوں کے پاس نہیں ہے ان کے لئے کئی نصیحتیں ہیں رمضان میں اور پھر ان کے لئے بھی جن کے پاس بہت کچھ ہے بہت سی نصیحتیں ہیں۔ ایک یہ تھی جس کا میں نے ذکر کیا کہ اپنے غریب بھائیوں کا خیال کرو، روزے کی بھوک کی جب تکلیف پہنچے اس وقت سوچا کرو کہ خدا کے کتنے بندے ہیں جو روزمرہ کی معمولی ضرورتوں کے بھی محتاج بنے بیٹھے ہیں ان کے پاس کچھ نہیں ہے کھانے کو۔ اور پھر اس کے نتیجے میں جو تقویٰ پیدا ہو وہ ان چند ایام تک محدود نہ رہے بلکہ جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت سے استنباط کیا ہے وہ مستقل تمہاری دولت بن جائے۔

"**ایاماً معدودات**" کی تکلیف ایسے غریب بھائیوں کی تکلیف کا احساس دلائے جو ہمیشہ بھوکے رہتے ہیں کسی رمضان کی وجہ سے تو بھوکے نہیں رہتے۔ تو ایک عارضی تکلیف ایک مستقل راحت کا سامان پیدا کر دے گی۔ اور جو تمہیں سکون نصیب ہوگا غریبوں کو کھانا کھلا کر اور غریبوں کی خدمت کے ذریعے یہ سکون مستقل ہو جائے گا اور بھوک کی تکلیف عارضی تھی۔ پس دوسرا پہلو جو اس کا ہے تم اپنی صحت کا بھی خیال کرو۔ بھوکے رہتے ہو تو سارا دن یہ سوچ کر نہ گزارنا کہ جب روزہ ختم ہوگا تو پھر یہ یہ نعمتیں کھاؤں گا، اتنا زیادہ کھاؤں گا کہ سارے روزے کی کسر مٹا دوں گا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں "**صوموا تصحوا**" روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو اور صحت اچھی تبھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے تھے بڑی سخت بے وقوفی تھی رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سکھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا**

کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تر و تازہ کرتا ہے، اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے۔

پس روزے کا امیروں کی صحت کے ساتھ بڑا بھاری تعلق ہے۔ لیکن اگر امیر روزے کا انتقام دونوں کناروں پر لیں یعنی جب افطاری کریں تو اتنا کھائیں اور ایسی ایسی عجیب نعمتیں کھائیں کہ عام روزمرہ دنوں میں بھی وہ نہیں کھاتے تھے تاکہ روزے کا بدلہ اتارا جائے۔ اور رات جو بیچ میں پڑے پھر دوسرے دن سحری کے وقت اس عزم کے ساتھ بیٹھیں کہ اب ہم نے بھوک کو قریب نہیں پھٹکنے دینا۔ اتنا کھائیں گے کہ صبح آنکھ کھلے تو عذاب بن جائے، معدے میں تیزاب ابل رہے ہوں، مصیبت پڑی ہوئی ہو اور پھر علاج سو کر کیا جائے تاکہ اور سوئیں اور اس مصیبت سے نجات ملے اور سو سو کر جس طرح بھی بن پڑے افطاری کا انتظار ہو۔ اگر یہ مقصد ہے رمضان کا اور روزوں کا تو یہ تو تمہیں پہلے حال سے بدتر کر کے چھوڑ جائے گا۔ اس لئے مقصد کو سمجھیں اور اس مقصد کو پیش نظر بھی رکھیں۔ بچوں کو بھی سمجھائیں کہ اگر تم نے بھوک کا مزہ دیکھا ہی نہیں اور تمہیں یہ نہیں پتہ کہ بھوک کے وقت تمہیں ذکر الٰہی کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں وقت صرف کر کے جو بھوک کی بے چینی ہے اسے کم کرنا ہے۔

اب یہ جو مضمون ہے بدنی غذا کی کمی کا روحانی غذا کے ذریعے ازالہ کرنا یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی عمدگی کے ساتھ، بڑی تفصیل سے کھول کر ہمارے سامنے رکھا ہے۔ لیکن ایک اور بات میں آپ کو یہ بتادوں اس تعلق میں کہ یہ جو فدیہ ہے اس کے علاوہ بھی رمضان میں افطاریاں کرانے کا رواج چل پڑتا ہے جو بسا اوقات اس مقصد کے خلاف ہو جاتا ہے جو میں اب بیان کر رہا ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں کھانا کھلانا، افطاری کرانا چونکہ ثواب کا کام ہے اس لئے ہم جتنی زیادہ سجا سجا کر افطاریاں کرائیں گے، لوگوں کو بھیجیں گے اتنا ہی ہمارا رمضان کامیابی سے گزرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ افطاری کروانا ایک نیکی کا کام ہے اور غریب کو روزہ رکھوانا بھی ایک نیکی کا کام ہے۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی نیکی نہ کرو، فرماتا ہے: "لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم" کہ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں نعمتیں عطا فرمائی ہیں مختلف صورتوں میں۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ اس زمانے میں جہاد کے نتیجے میں بہت سی کثرت سے دولتیں صحابہ کو عطا کر رہا تو اس کے مصارف کا بیان کرتے ہوئے یہ متوجہ فرمایا: "کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم" جب خدا تعالیٰ تمہیں باحیثیت بنائے، تمہارے اموال میں برکت دے تو تحفے دینے کا اس دولتمند ہونے سے یا خدا تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہونے سے طبعی تعلق ہے، ہر امیر تو یہ نہیں کرتا بعض امیر تو اور بھی کنجوس ہوتے جاتے ہیں، مگر عام طور پر جس کے اچھے دن آئیں جس کو خدا تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ چاہتا ہے کہ اپنے بھائی کو بھی اس سے خوش کرے اس کا بھی حصہ ڈالے تو اس زمانے میں جب خدا تعالیٰ کسی قوم کے دن بدل رہا ہوتا ہے ان کو دنیاوی نعمتیں عطا کرتا ہے تو ایک دوسرے کو تحائف دینا ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرنے کا جو رواج ہے یہ از خود تقویت پا جاتا ہے۔ اس تعلق میں فرمایا: لیکن یہ یاد رکھنا "کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم" یہ نہ ہو کہ تم امیروں کو ہی بھیجتے رہو چیزیں۔ **جب خدا نعمتیں عطا کرتا ہے تو وہ دولت جو امیروں کی سطح پر اوپر اوپر گھومتی رہے اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔** وہ تمہارے معاشرتی تقاضے ہیں تمدنی تقاضے ہیں۔ جب تم ایک خاص سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو تحفے دینا یہ خدا کی خاطر نہیں ہوا کرتا۔ **اگر خدا کی خاطر تحفے دینے ہیں تو اوپر سے نیچے کی طرف تحفے بہاؤ۔ اور وہ لوگ جو مجبور اور غریب ہیں اگر پوری طرح نہیں تو نسبتاً غریب ہیں ان کو دیا کرو۔** تو جہاں تک فدیے کا تعلق ہے یہ تو آپ باہر بھیج سکتے ہیں مگر افطاریاں باہر نہیں بھیج سکتے اور اس کا بھی بڑا رواج ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ افطاریاں اپنے سے امیروں کو یا اپنے ہم پلہ امیروں کو بھیجنے کی بجائے ڈھونڈیں کہ نسبتاً کون مسکین لوگ ہیں خدا کے اور یہ مسکینی جو ہے یہ ایک نسبتی چیز ہے۔ ضروری نہیں کہ ایسا غریب ہو کہ اس کو صدقہ ہی دیا جائے۔ حالات الگ الگ ہیں بعضوں کو کم ملتا ہے، بعضوں کو زیادہ ملتا ہے۔

تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر کسی کو خوش کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ڈھونڈیں ایسے لوگ جن کا کھانے پینے کا معیار روزمرہ کا اتنا اونچا نہیں جتنا ان کا ہے۔ اور وہ اگر ان کو بھیج دیں تو اس آیت کے مضمون کے مطابق وہ اپنے ہی جیسے دولتمندوں میں دولت کے چکر لگانے کے مترادف نہیں رہے گا۔ پس افطاریوں میں بھی بہتر یہی ہو کہ آپ اپنے ہمسایوں کو دیکھیں، ارد گرد جگہ تلاش کریں اور روزمرہ واقف جو آپ کے دکھائی دیتے ہیں ان کو بھیجیں مگر صدقے کے رنگ میں نہیں۔ کیونکہ افطاری کا جو تعلق ہے وہ صدقے سے نہیں ہے۔ افطاری کا تعلق محبت بڑھانے سے ہے اور رمضان کے مہینے میں اگر آپ کچھ کھانا بنا کے بھیجتے ہیں تو طبعی طور پر محبت بھی بڑھتی ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس عزت اور احترام سے چیز دیں کسی غریب کو یا ایسے شخص کو جو نسبتاً غریب ہے کہ اس میں محبت کا پہلو غالب ہو اور صدقے کا کوئی دور کا عنصر بھی شامل نہ ہو تو یہ وہ افطاری ہے جو آپ کے لئے باعث ثواب بنے گی اور آپ کے حالات بھی سدھارے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس طرح اوپر اور نچلے طبقوں کے درمیان آپس میں محبت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔

دوسرے افطاری کی دعوتوں سے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افطاری ایک تو انسان بنا کر کسی کے گھر بھجوا دیتا ہے تاکہ اس دن دعا میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ وہ دیکھیں کہ فلاں نے ہم سے اتنا پیار اور محبت کا سلوک کیا تو رمضان کی دعاؤں میں ایک یاددہانی کا کام بھی دیتی ہے افطاری۔ مگر جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کے انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں جو بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن کی تہجد کی نماز پر اثر پڑ جائے گا۔

تو اسی لئے میں تو ذاتی طور پر افطاریاں کرنے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ ربوہ میں بھی میرا یہی دستور تھا کہ اگرچہ لوگ بہت اصرار کیا کرتے تھے مگر میں اسی اصرار کے ساتھ معذرت کر دیا کرتا تھا کہ رمضان کے مہینے میں یہ مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے، اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں، آئندہ سے توبہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے نہیں کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کے عورتیں، بچے جاتے ہیں وہاں خوب پھر گپیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تعریفیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں۔ تو افطاری کا جو بہترین مصرف ہے وہ یہی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ حتی المقدور یعنی منع تو نہیں ہے کہ اپنے ہم پلہ لوگوں کو جو دولت کے لحاظ سے یا اپنے سے بہتر لوگوں کو بھی تحفہ دیں۔ قرآن کریم نے یہ منع نہیں فرمایا کہ آپس کے ایک ہی دائرے میں بالکل نہیں کچھ بھیجنا۔ یہ فرمایا ہے کہ وہیں کا نہ ہو رہو۔ ایسے تحائف نہ دو کہ صرف ایک طبقے کے لئے خاص ہو جائیں اور وہ ایک دائرے میں گھومتے پھریں اور اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف حرکت نہ کریں۔ تو ایک صحت مند جو خدا تعالیٰ نے نظام جاری رکھا ہے VENTILATION کا وہ اس افطاری کے تعلق میں بھی پیش نظر رہنا چاہئے اور اس طرح اگر آپ کچھ نہ کچھ نئے لوگوں کو بھی ڈھونڈ لیں جو آپ کے دائرے سے باہر ہیں اور نسبتاً غریبانہ حالت ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ بات ایک مزید نیکی کا موجب بنے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے۔" یہ جو دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے دراصل یہ اللہ کے تعلق میں لازماً یہی مضمون ہے جو رمضان کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہی مضمون ہے جو رمضان کے حوالے سے سمجھانا بہت ضروری تھا۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ جو بات بیان فرمائی ہے کہ والدین کو پایا اور گناہ بخشے نہ گئے اسی حالت میں رمضان گزر گیا یہ بہت ہی گہرا نکتہ ہے جس کا قرآنی تعلیم سے تعلق ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے "قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئاً و بالوالدین احساناً" تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے حرام کر دی ہے تم پہ۔ ایک یہ کہ خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کر لو۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ سے لازماً احسان کا سلوک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کر کے خدا کی ناراضگی نہ کما بیٹھنا۔ تو شرک کا مضمون خدا تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ میرا شرک کرو گے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہوگا۔ حرام کر دیا ہے تم پہ۔ لیکن ماں باپ سے جو احسان کرو گے وہ میرا شریک بنانا نہیں ہے۔ شرک سے نیچے نیچے اگر کسی کی

عظمت خدا تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے تو وہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی ہی نہیں اس سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرنا ہے۔

پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں جو نہ خدا کو پاسکیں نہ ماں باپ کا کچھ کر سکیں رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیزیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو توفیق بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے، اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے ایک معمولی سا خون کا لوتھڑا بھی انسان پیدا نہیں کر سکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔

تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہو اس کو نظر انداز کر کے نعمتوں کے شکریے دوسروں کی طرف منسوب کر دیئے جائیں۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہوں گے اور پرورش پائیں گے، پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔

جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور جواباً ان سے احسان کا سلوک نہیں کرتا اس سے یہ توقع کرلینا کہ وہ اللہ کے احسانات کا خیال کرے گا، یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔ پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔ اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دے دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جو سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو، عمر بھر کرتے رہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم سے کم تم ظالم اور بے حیا نہیں کہلاؤ گے تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہوگی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محسنہ کی کچھ خدمت کر کے تو اپنی طرف سے کوشش کرلی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتاریں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اس کے لئے خالص کرلو، اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اب یہ جو مضمون ہے کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اس کو انشاء اللہ میں آئندہ خطبے میں آپ کے سامنے بیان کروں گا اور اس حدیث کے حوالے سے باقی مضمون انشاء اللہ اگلے خطبے میں آپ کے سامنے کھولوں گا۔ تو اس طرح میں چاہتا ہوں کہ رمضان کے مہینے کے خطبوں میں رمضان کے فلسفہ، اس کی روزمرہ کی افادیت اور اس کے تقاضے پورے کرنے کے طریق آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

بدرگاہ ربّ العالمین

تو تو ہر بات پہ قادر ہے شفاء کے مالک
دستِ قدرت کا ہے مرہون یہ سارا عالم
تیرے اک "کُن" پہ ہے موقوف جہاں کی تقدیر
تیرے اک حکم سے مٹ جاتے ہیں سب کرب و الم
تو رگِ جاں سے بھی اقرب، ہے تری ذات سمیع
تو تو سن لیتا ہے مضطر کی دعائیں ہر دم
تیرا فرماں ہے پکارو! میں سنوں گا تم کو
واسطہ تیری بشارت کا ترے وعدے کی قسم
میرا محسن ، میرا محبوب ہے بیمار بہت
شافی و کافی مرے مولیٰ! تری اک نظرِ کرم!
بخش دے عمر خضر ، اور شفائے کامل
سر بسجدہ تری چوکھٹ پہ ہوں اے فیضِ اتم
کتنے کشکول دھرے ہیں ترے پیارے کیلئے
ہیں ہر اک دیس میں عشاق کی آنکھیں پرنم
تیرے بن کون بھرے گا یہ ہمارے کشکول!
ایک تیرا ہی درِ فیض کھلا ہے ہر دم

(عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن)

طلبا کے لئے مفید معلومات

صحافت کے ڈپلومہ کے متعلق

اگر آپ صحافت کا ڈپلومہ کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اداروں سے رابطے کریں۔

☆ کشمیر یونیورسٹی حضرت بل سرینگر جموں کشمیر
☆ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمد علی جوہر مارگ جامعہ نگر دہلی
☆ کورکشیتر یونیورسٹی ہریانہ
☆ پنجاب یونیورسٹی سیکٹر 14 چندیگوھ
☆ بھارت ودھیہ بھون کے جی مارگ نئی دہلی
☆ ماکھن لال چترویدی راشٹریہ پترکارتہ یونیورسٹی بھوپال
☆ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف جرنلزم ونیو میڈیا بنگلور ویب سائٹ www.iijm.org
☆ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ماس کمیونیکیشن ۔ جے.این.یو نئی دہلی
☆ ایمٹی سکول آف کمیونیکیشن نوئیڈا۔ ویب سائٹ www.amity.edr

(مرسلہ قریشی انعام الحق صاحب آف قادیان)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

رمضان المبارک کے مسائل

عبد الماجد طاہر

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔

حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا

"من لم یجمع الصوم قبل الفجر فلا صیام لہ"

(ترمذی کتاب الصوم باب لاصیام لمن لم یعزم من اللیل)

جو فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔

اسلام نے اعمال کی بنیاد نیتوں پر رکھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "الاعمال بالنیات" کہ اعمال کا انحصار انسان کی نیت اور ارادہ پر ہے اس لئے اسلامی عبادات کے شروع کرنے کے لئے بھی اخلاص، نیت اور نیک ارادہ شرط ہے۔ یہی بات روزہ کے بارہ میں فرمائی ہے کہ اس کے لئے نیت کرنی چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ انسان رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ اور نیت کرکے سوئے۔

روزہ کی نیت کرنے کے لئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔ نیت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔ روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کی جانی چاہئے البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہوسکا کہ آج سے رمضان شروع ہو رہا ہے یا سویا رہا صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار دوپہر سے پہلے خبر ملی کہ کل رمضان کا چاند مدینہ کی کسی مضافاتی بستی میں دیکھ لیا گیا تھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا "جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ کی نیت کرلے اور جس نے کچھ کھاپی لیا ہے وہ بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے۔" (ابوداؤد کتاب الصیام باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان)

نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیت کرتے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کرسکتے ہیں حدیث میں آتا ہے۔

"انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی بعض ازواجہ فیقول ھل من غداء فان قالوا لاقال فانی صائم"

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النہار)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ اگر یہ جواب ملتا کہ کچھ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزے کی نیت کی جاسکتی ہے گو حضور علیہ السلام کے یہ روزے نفلی تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھاکر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی اب میں کیا کروں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں"۔(البدر ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء)

سحری کے آداب

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"تسحروا فان فی السحور برکۃ"

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور)

اے مسلمانو! سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

"السحور" سحر سے ہے جس کے معنے صبح کے ہیں اور "السحور" کا لفظ علی الصبح کھانا کھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہودیوں کے روزہ میں سحری نہیں تھی لیکن مسلمانوں کو سحری کا حکم ہوا اس کے فرق کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"فصل ما بین صیامنا و صیام اھل الکتاب اکلۃ السحر"

(سنن الداری کتاب الصوم باب فضل السحور)

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔

یعنی مسلمان سحری کھاکر روزہ رکھتے ہیں اور اہل کتاب سحری نہیں کھاتے

سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے لیکن آدھی رات کو اٹھ کر سحری کھا لینا مسنون نہیں۔ اصل برکت اتباع سنت میں ہے اور سنت یہ ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑا پہلے انسان کھاپی لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کا یہی طریق تھا صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں

"تسحرنا ثم قمنا الی الصلوٰۃ" کہ سحری کھانے کے بعد ہم نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے (ترمذی کتاب الصوم باب تاخیر السحور)

یعنی سحری کے اختتام اور نماز فجر کے دوران بہت کم وقفہ ہوتا تھا۔

حضرت انسؓ، حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز فجر کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہوا کرتا تھا تو زید بن ثابتؓ نے جواب دیا کہ قریباً پچاس آیات پڑھنے کے برابر وقفہ ہوتا تھا۔

(بخاری کتاب الصوم باب قدر کم بین السحور و صلاۃ الفجر)

یعنی اندازاً دس سے پندرہ منٹ۔ پچاس آیات کی تلاوت پر قریباً اتنا وقت خرچ ہوتا ہے۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں

"کنت اتسحر فی اھلی ثم تکون سرعۃ بی ان ادرک صلوٰۃ الفجر مع رسول اللہ"

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب وقت الفجر)

یعنی اپنے گھر میں سحری کرکے مجھے بسرعت جانا پڑتا تاکہ نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہونا پڑتا تھا

سحری کی تاکید کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے کھانے کے ذریعہ دن کے روزہ (کی مشقت) اور رات کی عبادت (میں جاگنے) کے مقابل پر قیلولہ کے ساتھ مدد چاہو"۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام باب ماجاء فی السحور)

ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا

"صبح کا یہ مبارک کھانا رات کے آخری حصہ میں کھایا کرو۔"

(الجامع الصغیر الجزء الاول حدیث نمبر ۲۲۳۴)

اسی طرح فرمایا

"سحری کیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔"

(الجامع الصغیر الجزء الاول حدیث نمبر ۳۲۹۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ "رمضان المبارک کے مہینہ میں آنحضورؐ کو میں نے سنا آپ (مسجد میں موجود) صحابہؓ کو سحری کے لئے بلا رہے تھے اور فرما رہے تھے اس صبح کے مبارک کھانے کے لئے آؤ۔"

(سنن نسائی کتاب الصیام باب دعوۃ السحور)

حضورؐ کے ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سحری کھا رہے تھے تو فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو عطا کی ہے۔ اس لئے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔

(نسائی کتاب الصیام باب فضل السحور)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے انس میں نے روزہ رکھنا ہے مجھے کھانے کی کوئی چیز لادو"۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی لے آیا اور اس وقت حضرت بلالؓ کی پہلی اذان ہوچکی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا "انس، دیکھو (مسجد میں) کوئی اور آدمی ہے جو میرے ساتھ سحری میں شامل ہو"۔ حضرت انسؓ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ میں تو ستو پی کر روزہ رکھ چکا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہم نے بھی روزہ ہی رکھنا ہے۔ چنانچہ زیدؓ بن ثابت نے حضورؐ کے ساتھ سحری کھائی۔

(نسائی کتاب الصیام باب السحور بالسویق والتمر)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ سحری میں کسی قسم کے تکلفات نہیں فرماتے تھے جو میسر ہوتا تھا اس سے روزہ رکھ لیتے تھے بلکہ آنحضورؐ نے فرمایا کھجور مومن کے لئے کتنی اچھی سحری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام فرمایا تھا کہ صبح کی دو اذانیں ہوتی تھیں۔ پہلی اذان حضرت بلالؓ فجر کے طلوع ہونے سے پہلے دیتے تھے جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اب سحری کا آخری وقت ہے جو شخص نماز تہجد ادا کر رہا ہے یا جو سویا ہوا ہے وہ بھی اٹھ کر سحری کھالے اور دوسری اذان حضرت ابن مکتومؓ اس وقت دیا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی۔ اور اس کا مقصد سحری کے وقت کے ختم ہوجانے کا اعلان ہوتا تھا اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ جب بلال اذان دے تو کھاتے رہا کرو اور جب ابن مکتوم اذان دے تو سحری ختم کرلیا کرو۔

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبی لایمنعکم من سحورکم اذان بلال)

لیکن اس میں گنجائش بھی رکھ دی کہ جب تک پوری طرح فجر نہ ہو جائے تو کھاپی سکتے ہیں خواہ اذان ہو رہی ہو۔ (نسائی کتاب الصیام باب کیف الفجر)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ ''جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ برتن رکھ نہ دے یہاں تک کہ حسب ضرورت اس سے کھالے''

(ابوداؤد کتاب الصوم باب فی الرجل یسمع النداء والاناء علی یدہ)

کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں لیکن اگر انسان کی اس وقت آنکھ کھلے جب فجر طلوع ہو چکی ہو اور سحری کھانے کا وقت نہ رہا ہو تو بغیر سحری کھائے کے روزہ رکھ لینا جائز ہے۔ لیکن بطور عادت کے ایسا کرنا پسندیدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھنا بڑا ضروری ہے ہر ایک نیکی کا کام اسی وقت نیکی کا کام ہوسکتا ہے جبکہ وہ اللہ کے بیان کردہ احکامات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق ہو۔ بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا آنحضرت ﷺ نے پسند نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ:

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''

افطاری کے آداب

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اذا اقبل اللیل وادبر النہار و غابت الشمس فقد افطر الصائم"

(بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم)

جب دن چلا جائے اور رات آجائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کرلو۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر"

(بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار)

کہ روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا

"دین اسلام اس وقت تک مضبوط رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے تھے"

(ابوداؤد کتاب الصوم باب ما یستحب من تعجیل الفطر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو (افطاری کا وقت ہو جائے تو وہ) سب سے جلدی افطاری کرتے ہیں“۔

(ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی تعجیل الافطار)

حضرت ابی اوفیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اس سفر میں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا غروب آفتاب کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ۔ اس شخص نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اٹھتے دیکھو تو افطار کر لیا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب بیان وقت انقضاء الصوم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے کہ دو تابعی حضرت مسروق اور ابوعطیہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے ام المومنین حضورؐ کے صحابہ میں دو صحابی ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اور خیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں۔ لیکن ان میں سے ایک تو افطاری بھی جلدی کرتے ہیں (یعنی افطاری کا وقت ہونے کے بعد تاخیر نہیں کرتے) اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں (یعنی اول وقت پر پڑھتے ہیں) اور دوسرے صحابیؓ افطاری اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا ان میں افطاری اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے۔ بتایا گیا عبداللہ بن مسعود۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(سنن الترمذی۔ ابواب الصوم۔ باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

روزہ کی افطاری کا وقت نہایت بابرکت گھڑی ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزہ کی وجہ سے خدا سے اس کا لقاء ہوگا۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام باب ماجاء فی فضل الصیام)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (آگ سے) آزاد اور بری فرماتا ہے اور یہ عمل روزانہ شام کو ہوتا ہے“

(ابن ماجہ کتاب الصیام باب ماجاء فی فضل شہر رمضان)

پس افطاری کے وقت کے نہایت بابرکت لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ قبولیت دعا کے اس وقت میں دعائیں کرنی چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے۔

”اللھم انی لک صمت و علیٰ رزقک افطرت“

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

اے اللہ میں نے تیری خاطر ہی روزہ رکھا ہے اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا ہے۔

پھر افطاری کے بعد خدا کا شکر ادا کرتے اور یہ دعا کرتے

”ذھب الظما و ابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء اللہ“

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

یعنی پیاس دور ہوگئی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے میں بھی کوئی تکلف نہیں فرماتے تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ جو آپ کے خادم خاص تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل تازہ کھجور کے چند دانوں سے روزہ افطار فرماتے تھے اگر تازہ کھجور میسر نہ ہوتی تو خشک کھجور کھا کر ہی روزہ کھول لیتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ملتی تو پانی کے چند چلو بھر کر افطاری کر لیتے۔

(ابوداؤد کتاب الصوم باب مایفطر علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی ایسی سادہ افطاری کی تلقین فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

”جب تم میں سے کوئی افطاری کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ یہ بہت خیر و برکت رکھتی ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولے جو طہارت مجسم ہے“۔ (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فی الصدقۃ علیٰ ذی القرابۃ)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کے لئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں آپ خود کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

(موطا امام مالکؒ باب الترغیب فی الصدقۃ)

روزہ افطار کرنے کا ثواب

حضرت زیدؓ بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”من فطر صائماً کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیء“

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائماً)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام افطاری کروایا کرتے تھے

ایک دفعہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے لئے تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھولا اور فرمایا تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور فرشتوں نے دعائیں کیں۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام باب فی ثواب من فطر صائماً)

تبلیغ کے جرم میں

ضلع مظفر گڑھ (پاکستان) میں ایک احمدی مسلمان گرفتار

(پریس ڈیسک): مکرم مشتاق احمد سگوں ولد محترم اللہ دیوایا صاحب سکنہ چاہ ماہی والا موضع کبیر والا ضلع مظفر گڑھ کے خلاف ۳۱ر اگست ۲۰۰۲ء کو تبلیغ کے جرم میں ایک مقدمہ تھانہ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت درج کیا گیا اور مکرم مشتاق احمد سگوں صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق ایک مخالف سلسلہ محمد جمیل خان ولد غلام نبی خان نے پولیس میں اس مضمون کی درخواست دی کہ مشتاق احمد سگوں جو احمدی ہے علاقہ میں تبلیغ کرتا رہتا ہے حالانکہ اس کے خلاف پہلے بھی ایک مقدمہ اسی سلسلے میں قائم ہے مگر پھر بھی وہ باز نہیں آتا اور اس طرح ”مسلمانوں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتا ہے“۔ نیز لکھا کہ احمدی مذکور کی طرف سے اسے ایک پمفلٹ ملا ہے جس میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب گواہی چھاپی ہوئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی امام کو مہدی سمجھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان حالات میں استدعا ہے کہ مشتاق احمد سگوں کے خلاف احمدیت کا پرچار کرنے کی پاداش میں قانونی کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج فرمایا جائے۔

پولیس نے درخواست پر اپنی کارروائی کرتے ہوئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت مقدمہ درج کر کے مکرم مشتاق احمد سگوں صاحب کو گرفتار کر لیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کو جو اس وقت بڑے مشکل حالات سے گزر رہے ہیں اپنی شبانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے اور شریر فتنہ پرور ملاؤں اور ان کے ساتھیوں کو عبرت کا نشان بنائے۔

آپ کے خطوط -- آپ کی رائے

یہ عجیب احساس کمتری

بھارت اور پاکستان کے اخبارات پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہماری حکومتیں اور سرکردہ حضرات امریکہ کے معاملہ میں سخت قسم کی احساس کمتری کا شکار ہیں۔ معاملہ ہمارے ملکوں کا ہوتا ہے اور ہم فوراً لکھ دیتے ہیں کہ امریکہ کو پاکستان کی فلاں بات پسند نہیں آئی۔ امریکہ نے پاکستان کو ٹیررسٹ قرار دیا یا امریکہ نے پاکستان کو کراس باڈر ٹیررزم سے منع کیا ہے۔

ادھر پاکستان میں بھی امریکہ کے حوالے سے بات کرنے کا ایک رواج سا ہو گیا ہے کہ امریکہ نے بھارت میں کشمیر کے انتخابات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ امریکہ نے پاکستان کو بھارت کے ساتھ بات کرنے کے لئے مجبور کیا وغیرہ وغیرہ۔

ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ ہم اپنے ممالک میں کسی تیسری طاقت کو برداشت نہیں کرتے لیکن دوسری طرف آئے دن اپنی بات امریکہ کے حوالے سے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ امریکہ ایک طاقتور ملک ہے اور اب اسے سپر پاور کہا جاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم سپر پاور سے اس قدر مرعوب ہو جائیں کہ اپنی یا اپنے مدمقابل کی ہر بات کو امریکہ کے حوالے سے ہی کریں اور اس طرح بالواسطہ دوسروں کو اپنے معاملات میں مداخلت کے لئے مواقع فراہم کریں۔

ہندو پاک دونوں آزاد ممالک ہیں دونوں کے نفع نقصان مشترکہ ہیں۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ امریکہ تو ہم سے جب بھی بات کرے گا تو اس کے پیچھے ضرور اس کا کوئی نہ کوئی مفاد وابستہ ہوگا۔ پھر ہم بجائے دونوں آپس میں ایک دوسرے سے اپنے مسائل حل کرنے کے ہر بات میں امریکہ کے حوالے کیوں دیتے ہیں؟؟ (طاہر احمد طارق ہیند ہریانہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ سولہ پور مہاراشٹر کو مورخہ 22-9-02 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو تحریک وقف نو میں شمولیت کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے عزیز کا نام حاشر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے بچے کے نیک صالح خادم دین نیز والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سعادت احمد صاحب جاوید نگران دعوت الی اللہ مہاراشٹر)

اعلان نکاح

مورخہ 15 ستمبر 2002 بروز اتوار رشی نگر کشمیر میں محترم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم نے خاکسار کے بھائی مکرم منظور احمد صاحب بیگ ابن محترم عبدالسبحان بیگ صاحب ساکن آسنور کشمیر کا نکاح ہمراہ محترمہ نشاط اختر صاحبہ بنت محترم غلام احمد صاحب پڈر ساکن رشی نگر بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا قارئین سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے (رفیق احمد بیگ مدرس جامعۃ المبشرین)

رمضان المبارک کی
فضیلت و اہمیت

ظفر احمد گلبرگی سیتا پور یو پی

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج
(درثمین)

اللہ تعالیٰ کا یہ بے حد فضل واحسان ہے کہ ہماری زندگیوں میں پھر ایک بار رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا۔ رمضان المبارک کو ایک لحاظ سے اس لئے بھی فوقیت حاصل ہے کہ یہ بارہ مہینوں میں عبادت کے لحاظ سے خاص مہینہ ہے گویا روحانیت کیلئے موسم بہار رمضان المبارک کے روزے ہجرت کے دوسرے سال فرض کئے گئے یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ پچھلی امتوں پر بھی روزوں کی فرضیت ثابت ہے لیکن ایک ماہ کے تسلسل کے ساتھ روزے آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت پر ہی فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ پچھلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ، سورۃ البقرۃ اور اس ماہ مبارک کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کو اپنی وحی کیلئے مخصوص کر چھوڑا جس کا ثبوت قرآن پاک ہے جس کا نزول اس مبارک مہینہ میں ہوا کلام الٰہی کو رمضان المبارک سے ایک خاص تعلق ہے۔ قیام الیل یعنی تراویح بھی قرآن کریم سننے اور پڑھنے کیلئے ہے۔ دن کو روزہ میں مشغولیت اور رات میں ذوق وشوق کے ساتھ قرآن سننے یا پڑھنے سے مومن کے قلب میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور یہ دونوں شغل قیامت کے دن بطور گواہ ہونگے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آنے کو ہوتا تو آنحضرت کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھتا اور آپ فرماتے اے عائشہ ہم پر ایک مبارک مہینہ آنے والا ہے جس میں خدا تعالیٰ کی لقاء کے بے شمار مواقع میسر ہوں گے اور ایک موقع پر آپ نے رمضان المبارک سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو تم پر ایک بہت بڑی عظمت والا مہینہ آ رہا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے کہ اس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ نے اس کے روزے کو فرض فرمایا اور اس کی راتوں کو قیام یعنی تراویح کو ثواب کا باعث بنایا۔ پس جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کی بدولت جنت اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے یہ مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا ہے اور درمیانی حصہ مغفرت طلب کرنے کا اور آخری حصہ آگ کے عذاب سے نجات پانے کا۔ (بخاری)

ماہ رمضان کی جو برکتیں اور رحمتیں ہیں وہ کسی دوسرے مہینہ کو میسر نہیں چنانچہ مومن کو چاہئے کہ باران رحمت سے جس قدر فیض اٹھا سکتے ہیں اٹھالیں۔ نہیں معلوم آئندہ رمضان میں ایسا موقع ملے یا نہ ملے۔ روزہ وہ عبادت ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے۔ اور عبادات میں تو ریاکاری ہو سکتی ہے لیکن روزہ میں نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں موجود ہیں اور اس کے استعمال پر بھی ایک انسان کو قدرت حاصل ہے لیکن وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے پیش نظر ان تمام لذات سے مجتنب رہتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی بندہ سے ایک وعدہ کیا تمام نیکیاں انسان اپنے لئے کرتا ہے اور روزہ ایک ایسی چیز ہے جو بندہ صرف میرے لئے رکھتا ہے اور اس کیلئے اس کی جزاء بھی میں خود دوں گا۔ چنانچہ حدیث قدسی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

'' آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ آدم کا ایک ایک عمل خود اس کیلئے ہے البتہ روزہ کہ وہ صرف میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے لہٰذا تم میں جس کسی کا روزہ ہو تو وہ اس دن نہ کسی سے جھگڑا کرے اور نہ شور و غل مچائے اور اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا گالی گلوچ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوگی۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے اوّل جب وہ افطار کرتا ہے۔ دوم جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے پر خوش ہوگا۔
(مسلم)

آج کے زمانہ میں لوگ ہر چیز کے سیل پر آنے کا انتظار کرتے ہیں تاکہ کم قیمت پر عمدہ چیز ملے اور جہاں سیل لگی ہوتی ہے وہاں خود بھی پہنچتے ہیں اور اپنے دوسرے عزیز واقارب کو بھی بتاتے ہیں کہ فلاں دوکان پر اچھی سیل لگی ہے عمدہ سامان کم قیمت پر دستیاب ہے ٹھیک اسی طرح پر نیک کام کا اجر دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ملتا ہے اور کوئی ایک فرض ادا کرے تو ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اس میں محض نماز پڑھنا نوافل ادا کرنا یا قرآن شریف کی تلاوت کرنا ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر نیک عمل کا اجر بھی ہے یہ عبادات تو اس ماہ کی خصوصیات ہیں جس کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات کا ذکر کچھ اس طرح ملتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت کو ماہ رمضان المبارک میں ایسی پانچ چیزیں من جانب اللہ دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ پہلی چیز جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھتا ہے اور جس کی طرف بھی خدا تعالیٰ دیکھ لیتا ہے اس کو کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسری چیز اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میرے روزے دار بندے دنیا کی تھکاوٹ دور کرنے کیلئے باعزت گھر میں آرام کی نیند سوئیں گے۔ چوتھی چیز روزے کی حالت میں ان کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے کہیں زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتی ہے۔ پانچویں چیز رمضان المبارک کی آخری شب میں اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے کیونکہ مزدور جب اپنے کام سے فارغ ہوتا ہے تو اس عمل کا پورا پورا اجر ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

یوں تو سارے سال کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اپنے بندوں پر رحمتیں نازل فرماتی رہتی ہے جس کی بدولت انسان اطمینان وراحت اور خوشی اور مسرت کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کے طفیل قافلۂ حیات اپنی منازل طے کرتا جاتا ہے۔ سال کے بارہ مہینوں میں ایک واحد مہینہ ہے جو اپنی رحمتوں سعادتوں برکتوں اور عظمتوں کے مقابلے میں پورے سال کا نچوڑ ہے اس ماہ کی ہر ساعت مبارک، ہر لمحہ سعید، ہر گھڑی پرنور، ہر پہر مسعود، ہر رات عظیم اور ہر سحر روشن واعلیٰ ہے اس ماہ میں خدائی رحمتیں اور الٰہی نعمتیں پورے شباب پر ہوتی ہیں جو روزہ داروں پر اس طرح برستی ہیں جس طرح ساون کی گھٹائیں پہاڑوں پر درختوں پر صحراؤں پر آبادیوں پر اور بے آب وگیاہ ریگستانوں پر برستی ہیں جس کا ذکر حضرت عبادہؓ کی روایت سے کچھ اس طرح ملتا ہے:

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں برکت کا مہینہ رمضان آ پہنچا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اپنے بندوں کو ڈھانپ لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برساتا ہے گناہ مٹاتا ہے اس ماہ میں اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے ماہ میں تمہارے آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کو دیکھتا ہے اور تمہارے ذریعہ اپنے فرشتوں پر فخر ومباہات کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکیاں دکھاؤ کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ مبارک میں رحمت خداوندی سے محروم رہ جائے۔ (طبرانی)

یہ مہینہ اگلے گیارہ مہینوں کیلئے ٹریننگ کا مہینہ ہے جس طرح سے ہم اس ماہ میں اپنی زندگیوں کو گناہوں سے پاک رکھنے تزکیہ نفس کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے اور صبر وضبط وعبادات بجالانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں اگر پوری زندگی اسی طرح گزارنے کا عزم کرلیں تو کیا ہی یہ مومن کی شان ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک مہینہ میں زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تبصرہ کتاب

چار زبانوں پر مشتمل ایک بے نظیر کتاب

قندیل صداقت

جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی بے نظیر کتاب شائع کرنے کی توفیق ملی ہے جو چار زبانوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دعوت الی اللہ کے میدان میں کام آنے والے 70 سے زائد نہایت قیمتی اور نادر حوالہ جات کے اصل عکس پر مشتمل ہے۔ بزرگان امت کی مسلمہ کتب کے ان حوالہ جات کا اردو انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔ جس سے اس کتاب کی اہمیت عالمی ہوگئی ہے۔ عربی اردو انگریزی یا جرمن بولنے والے زیر تبلیغ افراد کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یہ کتاب بطور سند پیش کی جا سکتی ہے۔

B5 سائز کے 324 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی جلد نہایت مضبوط اور دیدہ زیب ہے اور ہدیہ صرف 7 Euro ہے۔

(شعبہ اشاعت، جماعت احمدیہ جرمنی)

نوٹ: دنیا میں کہیں بھی کوئی جماعتی کتب شائع ہو تو اسکی دو کاپیاں ادارہ بدر کو ضرور بھجوائیں تاکہ اس پر تبصرہ کیا جا سکے۔

احمدی طلباء کی نمایاں کامیابیاں

☆ مکرم محمد منور احمد صاحب، یونی ورسٹی آف ماریشس میں کمپیوٹر سائنس (آنرز) کے فائنل امتحان میں اوّل آکر طلائی تمغہ کے حقدار ٹھہرے ہیں۔

☆ مکرم محمد عثمان سیٹھی صاحب نے نیشنل یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی NUST سے میکا ٹرانک انجینئرنگ کے فائنل پروجیکٹ میں طلائی تمغہ اور چاروں سمسٹر میں وظیفہ حاصل کیا ہے۔

☆ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے میٹرک کے امتحان میں فیصل آباد بورڈ پاکستان کے آرٹس گروپ کی طالبات میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اور وہ طلائی تمغہ ونقد انعام کی حقدار قرار پائی ہیں۔

☆ مکرمہ سعدیہ لطیف صاحبہ نے میتھ میں Ph.D کرنے کیلئے سکالرشپ حاصل کیا ہے۔ قبل ازیں وہ قائداعظم یونی ورسٹی اسلام آباد پاکستان سے M.Phil (Math) میں اوّل آکر طلائی تمغہ کی حقدار بھی قرار پائی ہیں۔

☆ ڈاکٹر صدف ودود صاحبہ نے خیبر میڈیکل کالج پشاور سے MBBS کے تمام پروفیشنل امتحانوں میں نمایاں کامیابی کے ساتھ تین طلائی تمغے حاصل کئے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کرناٹک کا صوبائی اجتماع

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ یادگیر (شمالی کرناٹک زون) کا صوبائی اجتماع یکم ستمبر کو مسجد احمدیہ یادگیر میں منعقد ہوا۔ جس میں تیماپور، شاہ پور، شاہ آباد، گلبرگہ، دیودرگ اور گرمنکال کی لجنات کی 120 ممبرات نے شرکت کی

افتتاحی اجلاس: پہلے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک سوا گیارہ بجے زیر صدارت محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ صوبائی صدر شمالی کرناٹک اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ تیماپور ہوا۔ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور ترجمہ کے بعد محترمہ ارجمند بانو صاحبہ صدر لجنہ شاہ آباد نے نظم خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں محترمہ نصرت فضل الحق صاحبہ صدر لجنہ یادگیر کی زیر قیادت عہد نامہ لجنہ اور محترمہ ہاجرہ اسد صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی زیر قیادت عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ دہرایا گیا۔ صوبائی صدر صاحبہ نے افتتاحی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ محترم مولوی شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ نے درس القرآن دیا۔ جس میں آپ نے عورتوں کو اولاد کی تربیت اور پھر خود اپنی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

پھر لجنہ اماء اللہ کے علمی مقابلے شروع ہوئے۔ نماز ظہر و عصر جمع کی گئی۔ تمام لجنہ و ناصرات کو کھانا دیا گیا۔

دوسرا اجلاس ٹھیک تین بجے شروع ہوا۔ جسکی صدارت محترمہ ارجمند بانو صاحبہ صدر لجنہ شاہ آباد اور محترمہ نصرت بیگم صاحبہ صدر لجنہ گلبرگہ نے کی۔ عزیزہ صبیحہ بیگم صدر لجنہ ڈنڈ وتی کی تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد خاکسار فہیم النساء کرنول نے درثمین سے ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد علمی مقابلے شروع ہوئے دوران اجلاس ایک تربیتی تقریر محترم عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی ہوئی جس میں آپ نے لجنہ کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دو ستمبر کو ٹھیک پونے گیارہ بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ دیودرگ اور محترمہ بشریٰ نور صاحبہ لجنہ شاہ پور کی صدارت میں ہوا۔ محترمہ رابعہ بصری صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید و ترجمہ اور محترم کبریٰ بیگم صاحبہ کی نعت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ درس الحدیث محترم محمود احمد صاحب گلبرگی خادم مسجد نے دیا۔ جس میں آپ نے پڑوسیوں سے حسن سلوک کی طرف تمام لجنہ کو توجہ دلائی۔ بعدۂ علمی مقابلے ہوئے۔ دوران اجلاس عزیزہ سعید خاتون صاحبہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد ایک تربیتی تقریر محترمہ امتہ البصیر ثمینہ صاحبہ نے کی۔ ناصرات معیار دوئم لجنہ کے کوئز پروگرام کے مقابلے ہوئے۔ خاکسارہ فہیم النساء کرنول اور عزیزہ صبیحہ ڈنڈ وتی صاحبہ نے نعت پیش کی۔

صوبائی اجتماع کی آخری نشست کا آغاز ٹھیک 3 بجے محترمہ مبارکہ سلیم صوبائی صدر اور محترمہ نصرت فضل الحق صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر کی صدارت میں ہوا۔ کاروائی کا آغاز محترمہ بشریٰ نور صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک اور محترمہ نصرت جہاں قانتہ صاحبہ کی نظم سے ہوا۔ تربیتی تقریر محترمہ عطیہ عبد اللہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ گلبرگہ نے کی۔ تمام مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو محترم صوبائی صدر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اس کے علاوہ تمام جماعتوں سے آئی ہوئی صدر لجنہ کو خصوصی انعامات اور تمام عہدیداروں کو تحفے دیئے گئے۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ یادگیر کی تمام ممبرات نے نعت ''بدرگاہ ذیشان خیر الانام'' ترنم کے ساتھ پڑھی۔ صوبائی صدر صاحبہ نے محترم ایم اے محمود صاحب سرکل انچارج دیودرگ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس اجتماع کا اختتامی خطاب محترم صوبائی صدر صاحبہ نے کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض تربیت کے تعلق سے اقتباسات بیان کئے۔ اپنی تقریر کے آخر پر آپ نے تمام مہمانوں اور جلسہ میں شریک لجنہ و ناصرات اور ڈیوٹیاں دینے والی تمام ممبرات و خدام و انصار کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اور شاندار طریق پر اختتام پذیر ہوا۔ اس دو دن کے اجتماع کے دوران کئی دفعہ بارش ہوئی جس کی وجہ سے مسجد احمدیہ کے اندر بھی پروگرام کرنے پڑے۔ مگر ممبرات نے بارش کے باوجود تمام کاروائی کے دوران نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(فہیم النساء کرنول جنرل سیکرٹری صوبائی شمالی کرناٹک یادگیر)

خدام الاحمدیہ گلبرگہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 4 اگست 2002ء کو مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) کی جانب سے محترم غلام ناظم الدین ارشاد صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جناب عبد الرحمن صاحب استاد نے تلاوت کی۔ محمد اسحاق تما پوری نے خوش الحانی کے ساتھ نعت پڑھی۔ اور عزیزم لیاقت فرید متعلم ایم اے انگریزی نے قرآن مجید کے فضائل پر تقریر کی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ جناب عبد القادر شجیع صاحب نے بھی تقریر کی اور خدام کو اجلاسات میں شریک رہنے کی تلقین فرمائی اجلاس کی آخری تقریر جناب عبد الرب استاد صاحب کی ہوئی جسمیں انہوں نے اجلاسات کی نوعیت بتاتے ہوئے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تربیت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عزیزم عبد الرؤف عابد، عزیزم مدبر احمد، عزیزم عبد الکبیر عادل نے علی الترتیب نظمیں سنائیں۔ آخر پر صدارتی تقریر محترم غلام ناظم الدین صاحب نے فرمائی اور بعد دعا کے اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس موقع پر بطور تہنیت عزیزم بشیر احمد ابن مکرم مبشر احمد ناگنڈ دیودرگ کی بی ای میں نمایاں کامیابی پر گلپوشی کی گئی۔ (نائب قائد و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ)

بلاری (کرناٹک) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 6-9-02 بعد نماز جمعہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بلاری کے مکان پر محترم مقصود احمد صاحب شریف سیکرٹری مال بلاری کی صدارت میں ایک جلسہ سیرۃ النبی ہوا۔ عزیز حافظ عرفان احمد نے تلاوت کی اور نظم مکرم قاری محمد اسماعیل نومبائع نے سنائی۔ بعدۂ تقریر محترم مولوی عبد القیوم صاحب خادم سلسلہ نے کی اور حاضرین جلسہ کو دین کی اہمیت اور دعوت الی اللہ کی فضیلت پر توجہ دلائی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد چھ سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں بیعت کر کے داخل ہوئیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے اور اپنی نعمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ آمین اس کے بعد خاکسار کی جانب سے کلوجمیعا کا انتظام کیا گیا۔ بعدۂ بیمار ضرورت مندوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ اور بھی احسن رنگ میں خدمت دین کا موقع عطا فرمائے۔ آمین۔

(حاجی فیروز قائد مجلس خدام الاحمدیہ بلاری)

ہسری (جھارکھنڈ) میں تربیتی اجلاس

مورخہ 8-9-02 کو مسجد ہسری رانچی میں نومبائعین کی تربیت کی غرض سے زیر صدارت مکرم محترم بشیر الدین صاحب نگران دعوت الی اللہ صوبہ جھارکھنڈ ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کثرت سے احباب جماعت، مستورات کے علاوہ نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم جاوید اقبال معلم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے بعنوان ''خلافت سے وابستگی اور اطاعت اور نظام جماعت کی اہمیت اور برکات''، مکرم مولوی مظہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ''اطاعت و فرماں برداری کی ضرورت'' پر روشنی ڈالی۔ بعدۂ مکرم رزاق احمد معلم نے بھی تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں نومبائعین و احباب جماعت و مستورات کو اپنے نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ یہ اجلاس ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ہمارے مبلغین و معلمین کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ رانچی جھارکھنڈ)

کوسمبی میں لجنہ کا جلسہ سیرۃ النبی

لجنہ اماء اللہ کوسمبی (سونگھڑہ) کے تحت 25 اگست کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم 3 بجے زنانہ مسجد کوسمبی میں زیر صدارت محترمہ ذکیہ خاتون صاحبہ ہوا۔ امتہ الحفیظ انیسہ صاحبہ کی تلاوت کے بعد عزیزہ خاتون صاحبہ نے عہد دہرایا اور قرۃ العین نے قصیدہ کے اشعار سنائے۔ ذکیہ خاتون صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدۂ سیدہ سلطانہ صاحبہ، سنجیدہ سلطانہ صاحبہ، رونق یاثمین صاحبہ، وحیدہ خاتون، نجمہ کلثوم قرۃ العین، مشتری خاتون اور خاکسارہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ 32 ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔

(سیدہ شاہدہ پروین جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کوسمبی)

اطفال الاحمدیہ رشی نگر کا تربیتی اجلاس

10 اگست کو بعد نماز مغرب عشاء جامع مسجد احمدیہ رشی نگر (کشمیر) میں اطفال الاحمدیہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت صدر جماعت احمدیہ رشی نگر نے کی۔ تلاوت کلام پاک ظاہر ظہور میر نے کی۔ نظم عزیزم بشارت احمد گنائی نے پیش کی اس کے بعد تقریر ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک'' طاہر احمد میر نے کی۔ طاہر احمد گنائی نے ''اطاعت والدین'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ رشی نگر نے اطفال اور والدین سے خطاب کیا۔ اسکے ساتھ ہی یہ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔ (ناظم اطفال وسیم احمد گنائی)

لجنہ اماء اللہ بھارت کے تحت پندرہ روزہ تربیتی کلاسز

لجنہ اماء اللہ قادیان: لجنہ اماء اللہ قادیان نے مورخہ 14 مئی تا 29 مئی پندرہ روزہ تربیتی کلاسز بیت النصرت لائبریری میں افتتاحی دعا کے ساتھ لگائیں۔ محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ہوا۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے تربیتی کلاسز لگانے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے وقت کی پابندی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ ان کلاسز سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی بھی تلقین کی۔

ان پندرہ دنوں میں دو تربیتی تقاریر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پردہ کے تعلق سے کیسٹ بھی سنائی گئی۔ علاوہ ازیں مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر نے پانچ دن لگاتار کتاب لیکچر سیالکوٹ پڑھائی اور سوال و جواب سے ممبرات نے استفادہ کیا۔ مورخہ 5 جون کو تربیتی کلاسز کا امتحان ہوا اور 6 جون کو کلوا جمیعا کیا گیا۔

پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کیلئے مورخہ 27 جون کو جلسہ یوم امہات ہوا۔ تلاوت قرآن کریم باترجمہ، عہد نامہ، احادیث، و نظم کے بعد تربیتی کلاسز کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ بعد ازاں تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی گئی اور آخر میں تربیتی کلاسز کے امتحان میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(خاکسارہ آمنہ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان)

مکرم عبدالوہاب آدم امیر و مشنری انچارج غانا مغربی افریقہ کی غانا کے قومی مصالحتی کمیشن میں نامزدگی

غانا میں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مصالحتی کمیشن قائم کیا جائے۔ اگر کسی شخص نے کسی حکومتی یا انفرادی طور پر کی جانے والی بے انصافی کے خلاف آواز اٹھائی ہو تو اس کمیشن کے آگے پیش ہو۔ یہ کمیشن ملکی عوام کے درمیان مصالحت کرائے گا اور انصاف فراہم کرے گا۔ ایسے کمیشن سیرالیون، جنوبی افریقہ سمیت دنیا کے ۲۱ ممالک میں قائم ہیں۔

اس بات کی ضرورت تھی کہ ایسا کمیشن غیر جانبدار ہو، اس کے افراد معزز اور ملک بھر کے عوام کی نگاہ میں مقبول ہوں۔ محب وطن ہوں اور غیر جانبداری کے ساتھ بلا امتیاز رنگ و نسل، مذہب و ملت، عوام میں مصالحت کرائیں اور ملک میں اتحاد اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کریں۔

حال ہی میں صدر مملکت غانا عزت مآب His Ex. J.A.Kufuor نے قومی مصالحاتی کمیشن کے ممبران کا اعلان کیا۔ تادم تحریر اس کمیشن نے کام شروع کر دیا ہے۔

اس کمیشن کے ممبران میں سپریم کورٹ کے سابقہ چیف جسٹس، سابق فوجی جرنیل، یونیورسٹی کے پروفیسر، سابق وائس چانسلر، ایک پیراماؤنٹ چیف، ٹریڈ یونین کانگرس (TUC) کے سابق جنرل سیکرٹری، ایک کیتھولک بشپ، WAEC، West African Examination Council کے سابقہ ڈائریکٹر اور جماعت احمدیہ غانا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب شامل ہیں۔ محترم امیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ہی یہ ممبر بننا قبول فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں، اللہ تعالیٰ اس کمیشن کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ نائجیریا کے تیسویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا ۳۰واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ مارچ تا ۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء اپنی اعلیٰ اور بابرکت روایات کے ساتھ بمقام کالابار منعقد ہوا۔

پہلا دن

رجسٹریشن صبح شروع ہوئی۔ نماز جمعہ مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے پڑھائی۔ آپ نے ۲۳ مارچ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ خطبہ جمعہ کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر ہدایت دو گروپ بنائے گئے جنہوں نے Motherless Babies Home اور General Hospital Kalabar. میں غرباء میں تحائف تقسیم کئے۔ جس سے لوگ بہت خوش ہوئے۔

نماز مغرب و عشاء جمع کی گئیں جس کے بعد خاکسار مربی سلسلہ کالابار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے ایک پہلو "ہمدردیٔ مخلوق" کے موضوع پر تقریر کی۔

رات کو مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نے سوالات کے جوابات دیئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد جہاد کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی جو معلم Asimowiyy نے کی اور جہاد کے مفہوم پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ پھر اجتماعی ورزش ہوئی اور باقی مقابلہ جات جاری رہے۔

بعدہٗ باقاعدہ طور پر افتتاحی پروگرام ہوا جس کی صدارت مکرم مبلغ انچارج صاحب نے کی اور جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا جبکہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور مکرم الحاجی نوردین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے نائیجیریا کا جھنڈا لہرایا۔ بعدہٗ تمام علاقہ کے خدام نے مارچ پاسٹ پیش کیا۔

اس پروگرام میں مہمان خصوصی Cross River State کے گورنر نے اپنے سپیشل ایڈوائزر Mr.John Omorie کو بھیجا۔ اسی طرح گورنر کے سپیشل ایڈوائزر برائے سپورٹس بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں مسلمان علماء کے علاوہ جماعت احمدیہ کیمرون کے صدر بھی شامل ہوئے۔

مکرم A.F.A.Alatoye نے "Islam's view on the role of politician in a pluralistic society" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم مشنری انچارج صاحب نے خدام کو نصائح کیں اور سب احباب کا شکریہ ادا کیا اور مہمانوں کو جماعتی کتب تحفۃً دیں۔

سیمینار نو مبایعین

نماز مغرب و عشاء کے بعد نومبایعین کے لئے ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں نومبایعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بتائے۔ اسی طرح رات کو خدام کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد نائب صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے خدام کو نصائح کیں۔ جس کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کے نئے صدر کا انتخاب ہوا۔

اس کے بعد ایک تقریر ہوئی جس کا موضوع "Misconception on the punishment for Adultery, Apostacy and theft in Islam" تھا۔ اور یہ تقریر مکرم Dr.Saheed Timehin نے کی۔ اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام خدام کو نصائح کیں اور پھر خدام کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ کالابار کے صدر جماعت الحاجی الحسن صاحب نے بھی احباب کا شکریہ ادا کیا اور کیمرون کے صدر جماعت نے بھی خدام کو نصائح کیں۔

آخر پر صدر مجلس نے سب کا شکریہ ادا کیا اور مکرم عبدالخالق صاحب نیر مبلغ انچارج نے نصائح کیں اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

کالابار ٹیلیویژن نے باقاعدہ اجتماع کے پروگرام دکھائے اور ریڈیو نے بھی اجتماع کے بارہ میں اعلانات کئے۔ اسی طرح اخبارات میں بھی اعلان شائع ہوئے۔

اس اجتماع میں ملک کی مختلف جماعتوں سے ۵۰۷ خدام بطور نمائندہ شامل ہوئے۔

نسیم احمد بٹ مربی سلسلہ کالابار نائجیریا

جرمنی کے مشرقی صوبے میں تباہ کن سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ جرمنی کے خدام کی بے لوث خدمت

ماہ اگست میں جرمنی اور بعض دیگر یورپی ممالک میں آنے والا سیلاب جس کی گذشتہ 150 سال کی یورپی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ بے پناہ مالی نقصان کے علاوہ کچھ جانی نقصان کا موجب بنا۔ متعدد دیہات اور شہر کئی دنوں تک مسلسل پانی میں ڈوبے رہے۔ اکثر قدیم اور تاریخی عمارات اور صدیوں کے قیمتی اثاثے یا تو پانی میں ڈوب گئے یا استعمال کے قابل نہیں رہے۔ مختلف رفاہی اداروں کی ٹیموں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیم خدام الاحمدیہ اور "انسانیت پہلے" (Humanity First) نامی تنظیم بڑی تندہی کے ساتھ لوگوں کو اپنے گھروں میں واپس لا کر آباد کرنے اور ان کے مکانوں کو دوبارہ رہائش کے قابل بنانے کے مدد دی۔ انہیں بیٹھنے اور سونے کی جگہ مہیا کی اور وسیع پیمانے پر متاثرین کے لئے کئی روز تک کھانا تیار کر کے تقسیم کرتے رہے۔ یورپ جیسے ملکوں میں کسی شخص کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ متاثرہ علاقوں میں جا کر اور ہفتوں رہ کر دوسروں کی مدد کریں۔ جونہی جرمن حکومت نے انسانی ہمدردی کے نام پر امداد کی اپلیں کی تو ماموز زمانہ کی تیار کردہ جماعت میدان میں اُتر آئی اور جذبہ خدمت سے سرشار ہو کر کئی ہفتہ مصروف عمل رہی۔ ماہ اگست میں خدام متاثرہ علاقے میں پہنچے اور مقامی انتظامیہ سے مل کر اپنی خدمات پیش کیں اور پھر ساتھ لے جائے گئے چولہوں میں آگ سلگا کر آن کی آن میں چھ سو سے سات سو لوگوں کے لئے کھانا تیار کر ڈالا۔ پہلا کھانا پاکستانی طرز پر تیار کیا گیا۔ جس نے بہت وقت لیا۔ جو فوری ضرورت کو کماحقہٗ پورا نہیں کر سکتا تھا۔ پھر جرمن طرز کا کھانا تیار کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں تمام علاقے میں ہمارے نوجوانوں کی شہرت پھیل گئی۔ پھر مزید دو شہروں میں بھی کھانا کھلانے کے سینٹر کھول لئے گئے۔ کھانے کے علاوہ دوسری بڑی ضرورت گھروں کو سیلاب زدہ ملبہ یعنی ٹوٹی پھوٹی اور کیچڑ سے اَٹی ہوئی الماریوں، بستروں، کرسیوں، کتابوں کو صاف کرنا اور ناکارہ چیزوں کو باہر نکالنا تھا۔ یہ کام دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر ہمارے خدام نے بڑی گرمجوشی اور جذبۂ قربانی سے کیا۔ اور ہمدردیٔ انسانیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ کیمن تو کیمن دیکھنے والے بھی عش عش کر اُٹھے۔ اور جب اُنہیں یہ معلوم ہوا کہ ہماری خدمت میں سرشار نوجوان مسلمان ہیں اور مشرقی ممالک سے آئے ہوئے ہیں تو وہ برملا یہ کہتے ہوئے نظر آئے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ مسلمان دہشت پسند ہی ہوتے ہیں۔ اب ہمارا یہ تاثر ختم ہو گیا ہے بلکہ تم لوگوں نے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ جہاں سے جماعت کی وین گزرتی وہاں چھوٹے بڑے کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ ہلا ہلا کر مسکراتے چہروں کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہتے۔

یورپ میں عام طور پر مچھر نہیں پایا جاتا۔ مگر اس صورتحال سے متاثرہ علاقوں میں بہت مچھر پیدا ہو گیا۔ جس سے ہمارے کئی خدام بخار میں بھی مبتلا ہوئے۔ اس دوران تازہ دم ٹیمیں امداد کے لئے پہنچتی رہیں تا تھکے ہوئے خدام واپس آ سکیں کیونکہ ان لوگوں نے اپنے اپنے ملازمتوں پر بھی واپس جانا تھا۔ یہ سارا کام طوعی طور پر انجام پذیر ہو رہا تھا۔ کچھ خدام خشک راشن کی سپلائی کا فریضہ انجام دے رہے تھے اور کچھ خداموں کی تازہ دم ٹیموں کو لا رہے تھے۔ مجموعی طور پر چالیس سے پچاس خدام روزانہ تقریباً ایک ماہ تک یہ خدمت بجالاتے رہے۔ علاقے کے چیف میئر نے بہت خوش ہو کر خدام کے اس جذبۂ خدمت کو بڑے عمدہ الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ آپ نے تو واقعی حیران کن کام کر دکھایا ہے۔ یہ سب احباب ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ان خدمات کی رپورٹس مختلف اخبارات و رسائل میں بھی بڑی تفصیل اور عمدگی کے ساتھ شائع ہوئیں۔ ان کا تذکرہ و ترجمہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (رپورٹ مرتبہ:۔ فضل الٰہی انوری)

مسلم لیگ، جماعتِ اسلامی، شوسینا، بجرنگ دل بھارت میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں

جمیعۃ العلماء ہند کا فتویٰ

اسلامی تنظیم، جمعیۃ العلماء ہند نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے خلاف فتویٰ جاری کیا ہے کیونکہ جمعیۃ العلماء ہند کی نظر میں بھاجپا دہشت گردی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے اور اسی وجہ سے گودھرا جیسے حادثات ہو رہے ہیں۔

جمعیۃ العلماء ہند کے لیڈر مفتی عبدالرزاق کا کہنا ہے کہ ان کی تنظیم کو یہ قدم تب اٹھانا پڑا جبکہ مرکزی سرکار نے ان کی باتوں کو نظرانداز کردیا۔ صوبہ کے 20 ضلعوں کا دورہ کرنے کے بعد "ستنا" پہنچے مفتی رزاق نے "نوبھارت" سے خاص گفتگو میں کہا کہ اب مسلمانوں کی برداشت کی انتہا ہوگئی ہے۔ بھارت میں کچھ فرقہ پرست طاقتیں یہاں کے امن چین کو بگاڑنے میں لگی ہیں۔ ان میں بھاجپا اول نمبر پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب امن پسند لوگ ہیں۔ ہماری جماعت نے تہیہ کیا ہے کہ بھارت میں پہلے کی طرح امن بحال ہو اور اس کے لئے بھاجپا جیسی تنظیم کو ختم کرنا ہوگا۔ بتایا جاتا ہے کہ بھاجپا کے خلاف پورے دیس میں جمعیۃ العلماء ہند نے مہم چھیڑ رکھی ہے۔ جس میں ایم. پی کی ذمہ داری تنظیم کے چیف مفتی عبدالرزاق کو سونپی گئی ہے۔ مفتی رزاق کے حکم پر پورے صوبہ میں پہلے تنظیم کے لوگ بھاجپا اور اس کی حلیف تنظیموں کے خلاف ماحول تیار کرنے میں مصروف ہیں جس میں کہ جمعیۃ العلماء ہند کے لوگ مسلمانوں کی بیٹھک بلاتے ہیں اور اس میں پالیسی طے کی جاتی ہے۔ مفتی نے کہا کہ ہماری تنظیم نے مرکز کے سامنے 12 مانگیں رکھی تھیں جس میں گجرات کا فساد اور دہشت گردی کو ختم کرنے کی مانگیں خاص تھیں۔ ان مانگوں پر مشورہ کرنے کے لئے سرکار کو دو ماہ کی مہلت دی گئی جس کی تاریخ 15 ستمبر کو گزر گئی۔ اس مدت میں جب سرکار نے کوئی قدم نہیں اٹھایا تو تنظیم نے جیل بھرو تحریک کا فیصلہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرف اور اٹل بہاری واجپئی امریکہ کے ہاتھ کی کٹھ پتلی ہیں جنہیں صدر بش نچا رہا ہے۔ مفتی رزاق نے صدر بش کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیا اور کہا کہ اب اس دہشت گرد کے خلاف جمعیۃ العلماء ہند جہاد چھیڑے گا۔ ان کی نظر میں مسلم لیگ، جماعت اسلامی، شوسینا، وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل، راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ اور بھاجپا جیسی تنظیم بھارت میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں ایسی تنظیموں پر پابندی لگ جانی چاہئے۔ گجرات میں گودھرا حادثہ کے بعد وزیراعلیٰ نریندر مودی کے ذریعہ نکالے گئے گورو یاترا کو انہوں نے بالکل غلط ٹھہرایا اور کہا کہ جس صوبہ کی وجہ سے ملک دنیا میں بدنام ہوا وہاں گورو یاترا نکالنا دہشت گردی کو بڑھاوا دینا ہے۔ یہ شاید پہلا موقع ہے جبکہ کسی مسلم تنظیم کے ذریعہ ملکی اتحاد اور اتفاق کے لئے ایسا فرمان جاری کیا گیا ہو۔ ❀ (نوبھارت ناگپور 02-9-21)

☆ ☆ ☆

امریکہ میں مسلمانوں کا جینا دوبھر

FBI نے مساجد اور مسلم تنظیموں کی نگرانی شروع کردی

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق ان اندیشوں نے کہ عنقریب کوئی حملہ ہونے والا ہے اور القاعدہ سیل خاموشی سے سرگرم ہے فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن (FBI) نے امریکہ میں سیکڑوں مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کی زندگی اجیرن کردی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اعلیٰ افسروں کا کہنا ہے کہ ملک میں FBI کے ہر بڑے دفتر کی طرف سے نگرانی مہم چل رہی ہے اور مشتبہ ٹیلی فون کال، ای میل اور انٹرنیٹ پر چوبیسوں گھنٹے نظر رکھی جارہی ہے۔ نیز کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرنے والے، ان کے سفر اور مساجد سمیت ان کی آمد و رفت کے مقامات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ یہ اطلاع نیویارک ٹائمز نے دی ہے۔ مشتبہ لوگوں کے احباب اور گھر والوں کو سرکاری مخبر بنایا جارہا ہے۔ شہری آزادی کیلئے سرگرم گروپوں اور بعض عرب امریکیوں کے علاوہ مسلم رہنماؤں نے اس صورتحال پر اعتراض شروع کردیا ہے۔ ان کی شکایت یہ ہے کہ FBI کی اس شدید مہم نے یہ تاثر قائم کردیا ہے کہ تمام عرب نوجوان یا مسلمان کسی نہ کسی طرح سے دہشت گردی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ❀

مسلمان جہاد اور کفر کے تصورات ترک کردیں

وشو ہندو پریشد کے توگڑیا کا مشورہ

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق وشو ہندو پریشد نے آج خبردار کیا ہے کہ جہادی دہشت گردی کی وجہ سے ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے اور مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ جہاد اور کفر کے تصورات کو ترک کرتے ہوئے اس کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ پریشد کے بین الاقوامی جنرل سیکرٹری پروین بھائی توگڑیا نے نامہ نگاروں سے باتیں کرتے ہوئے ملک کے تمام مدرسوں پر مکمل پابندی عائد کرنے اور جہاد پر عمل کرنے والوں کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسلامی دہشت گردی سارے ملک میں پھیل گئی ہے جس کی تازہ مثال اکشر دھام ہے۔ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ عوام کے برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر یہ سب یونہی چلتا رہا تو لوگ ایک بار پھر وہی کریں گے جو گودھرا کے بعد گجرات میں کیا اور خانہ جنگی بھڑک اٹھے گی۔ انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ جہاد، کافر، دارالسلام اور دارالحرب جیسے تصورات کو ترک کردیں۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند، تبلیغی تحریک، اہل حدیث اور دعوت اسلامی پر الزام لگایا کہ وہ ملک میں اسلامی دہشت گردی کے لئے زمین تیار کر رہی ہیں۔ مدرسوں میں مستقبل کے قاتل تیار کئے جارہے ہیں۔ ❀

(اردو ٹائمز ممبئی 02-10-3)

ناریل باڑی قبرستان مسجد کے موذن پر ہفتہ وصولی کا الزام

ممبئی۔ شہر کی ان مساجد میں جہاں بنگال کے بنگالی حضرات موذن اور خادم کا کام کرتے ہیں ایسے بنگالیوں کو مبینہ طور سے ناریل باڑی قبرستان کے موذن ابوالکلام، پولیس کی مدد سے گرفتار کرواتا اور پھر ان کی رہائی کے لئے لین دین کا کام کرتا ہے۔ اس سلسلے میں جنوبی ممبئی کے عرب گلی میں واقع مسجد کے مینیجنگ ٹرسٹی خبیر خان نے بتایا کہ ناریل باڑی قبرستان کی مسجد کے موذن ابوالکلام نے گزشتہ روز فون کرکے عرب گلی مسجد کے موذن مصطفیٰ کو مبینہ طور سے دھمکی دیتے ہوئے اس سے ہفتہ مانگا اور روپے نہ دینے کی صورت میں کہا کہ بنگلہ دیشی کہلوا کر پولیس کے ذریعہ گرفتار کروا دوں گا اور اس نے یہ بھی دھمکی دی کہ تو، تیرے جتنے ٹرسٹی ہیں سب کو آزما لے کوئی میرا کچھ نہیں کرسکے گا میں تیرے کو پولیس سے گرفتار کروادوں گا۔ خبیر خان نے مزید بتایا کہ جب اس موذن کو یہ دھمکی مل رہی تھی میں دوسرے فون سے باتیں سن رہا تھا میں نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے ناریل باڑی قبرستان مسجد کے موذن سے بات کی تو وہ مجھے بھی دھمکی دینے لگا کہ جو کرنا ہے کرلو میں نہیں چھوڑوں گا مجھے ہفتہ چاہئے۔ خبیر خان نے یہ سن کر فون رکھ دیا۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً دو سال قبل مذکورہ موذن پولیس کے ساتھ رات کے دو بجے مسجد میں گھس گیا تھا اور دو بنگالی موذنوں کو گرفتار کروا کے لے گیا پھر ان کی رہائی کے لئے مبینہ طور سے دس ہزار روپے مانگے اس وقت بنگالیوں کی بنگلہ دیشی کہہ کر گرفتاریاں جاری تھیں اس ڈر سے بیچارے دونوں بنگالی کسی طرح آٹھ ہزار روپے دے کر چھٹکارا پائے تھے۔ خبیر خان نے بتایا کہ ان بنگالی موذنوں کے پاس راشن کارڈ ہے پاسپورٹ بھی ہے اس کے باوجود پولیس مبینہ طور سے انہیں پریشان کرتی ہے انہوں نے بتایا کہ دراصل مسجدوں میں جو بنگالی ہیں ان کا تعلق بنگال سے ہے بنگلہ دیش سے بالکل نہیں ہے۔ مگر ناریل باڑی قبرستان مسجد کا موذن ابوالکلام خود بنگالی ہے پولیس کی مخبری کرکے مبینہ طور سے ہفتہ وصولی کرتا ہے۔ شہر کی تقریباً ایسی تمام مساجد جہاں بنگالی موذن ہیں ان سب سے مبینہ طور پر جبراً دھمکی دے کر ہفتہ وصول کرتا ہے حالانکہ ممبئی کرائم برانچ کی جنرل برانچ کو اس سلسلے میں واضح ہدایت ہے کہ وہ بنگالیوں کی جانچ کرنے اور بنگلہ دیشی ہونے کی تصدیق ہوجانے کے بعد ہی گرفتار کرے۔ خبیر خان نے مزید کہا کہ ناریل باڑی قبرستان مسجد کے بانگی ابوالکلام کی بھی انکوائری ہونی چاہئے اور قبرستان مسجد کے ٹرسٹیان کو چاہئے کہ ایسے بانگی کے خلاف کارروائی کریں جو مبینہ طور سے پولیس کی مخبری کرکے شہر کی تمام مساجد کے موذنوں کو پریشان کرتا ہے۔ ❀

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

حج کا خواب دکھا کر لوٹ لیا

تیترو (سہارنپور) حج کرانے کا خواب دکھا کر سسر اور داماد نے پہلے تو زمین بکوائی اور پھر حج کے کاغذوں پر انگوٹھا لگانے کے بہانے سر سے چھت بھی چھین لی۔

شاہ ٹائمز (مظفر نگر) کی ایک خبر کے مطابق محلہ 'افغانان' کا رہنے والا غیر تعلیمیافتہ غیور جسے دس اور سو کے نوٹ میں فرق نہیں معلوم کو اس کے پڑوسی شوکت اور اس کے سسر ذاکر نے حج کرانے کا لالچ دیکر اس کی تین بیگھہ زمین سابق ممبر نگر پنچایت چودھری جگبیر کے ہاتھوں بکوادی اور روپیہ پنجاب نیشنل بینک کی شاخ میں جمع کرادیا۔ اس کے بعد دونوں سسر داماد نے ملکر بینک میں جمع رقم میں سیندھ لگانے کے ساتھ ہی حج کی فیس جمع کرنے کے نام پر 24 ہزار روپے نکلوائے اور غیور کو ساتھ لیکر نکوڑ تحصیل پہنچکر حج کے بہانے سٹامپ پیپر پر انگوٹھا لگوایا اور غیور کو بتایا کہ اس سے تمہارا مکہ جانا آسان ہو جائے گا۔ بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ حج تو دور کی بات اس کے سر سے چھت بھی چھن جائے گی۔ معاملہ کھلنے پر جب ذی اثر لوگوں نے شوکت پر دباؤ ڈالا تو اس نے زمین لوٹا دینے کو کہا لیکن بعد میں مکر گیا تب سب لوگ مل کر تھانے گئے اور سارا قصہ تھانے دار کو سنایا۔

زمین واپس لوٹانے کے لئے مقامی مسلم سماج کے لوگوں کی ایک بیٹھک اسلامیہ مدرسہ میں منعقد کی گئی جس میں سینکڑوں لوگوں نے دونوں سسر داماد کی کڑی آواز میں مذمت کی۔ اور پھر غیور کو اس کی زمین واپس دلانے کے لئے چھ آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ کمیٹی کے ممبران نے بتایا کہ پہلے بھی دونوں بھائیوں غیور اور ایوب کی زمین دوبار ہڑپی جاچکی ہے۔ ❀ (اخبار شاہ ٹائمز مظفر نگر 25 اگست 2002) اس خبر کو روزنامہ امر اجالا 25 اگست 2002 نے بھی شائع کیا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ کے شدید مخالف ہیں اور خود کو دین کے ٹھیکیدار بتا کر معصوم مسلمانوں کو لوٹتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے کے علماء ظواہر آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

(مرسلہ خان محمد ذاکر خان، ہمپالوی، سہارنپور)

افسوس ! مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب درویش سابق مبلغ انچارج کیرلہ وفات پاگئے۔

افسوس! محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب ابن موسیٰ مصلیار مورخہ 13-10-02 کو علی الصبح کالیکٹ میں مختصری علالت کے بعد بعمر 84 سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1918ء میں سنی گھرانہ میں جادی اری گاؤں ضلع کالیکٹ میں پیدا ہوئے۔ وہیں ابتدائی تعلیم وتربیت پائی وڈاگرہ شہر کے قریب ناراپورم عربی مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کی جو عربی زبان کے لحاظ سے اعلیٰ تعلیم ہے۔ 1942ء میں اپنے علاقہ ہی میں بیعت کی اس پر آپکی شدید مخالفت ہوئی اور اپنا آبائی وطن چھوڑنا پڑا پھر وڈاگرہ میں جہاں مخلص پرانے احمدی جناب محی الدین صاحب چوڑا کیلیے رہتے تھے انہوں نے پناہ دی۔ کچھ عرصہ بعد اپنے طور پر ملازمت کے سلسلہ میں کلکتہ آگئے۔ کلکتہ میں ملازمت کے دوران جب پتا چلا کہ آپ احمدی ہیں تو وہاں سے بھی نکال دیا گیا 1944ء میں قادیان جماعتی علم حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے یہاں پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو لیا اور بتایا کہ آپ عربی کے جید عالم ہیں صرف جماعتی علم کی وسعت کیلئے مختصر سانصاب مقرر کرکے داخل کرلیا۔ اسی دوران 1947 میں تقسیم ملک کے وقت آپکو حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر 313 درویشان میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد آپکو بطور مبلغ کیرلہ بھیجا گیا پھر آپ کو کیرلہ تامل ناڈو اور جزیرہ انڈیمان میں عرصہ 50 سال بطور مبلغ خدمت کرنے کی سعادت ملی۔ اور کیرلہ میں زیادہ تر جماعتیں آپ کے ذریعہ قائم ہوئیں۔ آپنے ملیالم میں 10 کے قریب کتب بھی لکھی ہیں اسی طرح ملیالم زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1989 میں کوڈیاتھور میں ضلع کالیکٹ کیرلہ میں احمدیوں وغیر احمدیوں میں مباہلہ کی اجازت ومنظوری عطا فرمائی۔ آپکی زیر قیادت مباہلہ کا انعقاد ہوا۔ آپ ماہانہ ستیہ دوتن ملیالم رسالہ کے کئی سال تک ایڈیٹر رہے۔ عربی، اردو، ملیالم، تامل میں آپکو مہارت تھی۔ تقسیم ملک کے بعد لمبا عرصہ کیرلہ کی جماعتوں کے قاضی بھی رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے علاوہ نماز تہجد کی بہت پابندی کرتے تھے۔ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرتے تبلیغ کا بہت جذبہ تھا اسی طرح ہر ایک ملنے والے سے خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ آپکی وفات کی خبر کیرلہ کے ریڈیو اور تمام اخباروں نے خصوصیت کے ساتھ شائع کی۔ آپنے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ، تین بیٹے، دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں آپ کیرلہ کے پہلے مبلغ محترم پی عبداللہ صاحب کے داماد تھے۔ کالیکٹ میں آپکے مکان میں ہی آپکی نماز جنازہ آپکے بیٹے رفیق احمد صاحب نے پڑھائی جسمیں کیرلہ کی تقریباً تمام جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ 14-10-02 کو آپکے بیٹے مکرم رفیق احمد صاحب اور داماد مکرم ٹی احمد سعید صاحب صوبائی معتمد مجلس انصار اللہ کیرلہ آپکا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز لے کر روانہ ہوئے۔ 15-10-02 کو رات 1 بجے قادیان پہنچے اگلے دن مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کی اختتامی کاروائی کے بعد 12:30 بجے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ سے قبل مرحوم کا مختصر تعارف نئی نسل کے علم کے لئے بیان فرمایا۔ اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں آپکی تدفین پر دعا کروائی۔ اس موقع پر مختلف صوبہ جات سے آنے والے مہمانان کرام واہالیان قادیان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعاء نعم البدل

مورخہ 31-8-02 کو مکرم مولوی عزیز احمد صاحب اسلم مبلغ سلسلہ کے ہاں پہلی بچی تولد ہو کر فوت ہوگئی۔ دونوں میاں بیوی کو صبر جمیل اور نعم البدل ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔ والدین پیدائش سے قبل ہی وقف نو کی تحریک میں بچی کو وقف کر چکے تھے حضور انور نے وقف کی منظوری بھی عطا فرمائی تھی۔ (رفیق احمد طارق سرکل انچارج امرتسر)

ولادت

مورخہ 28-8-02 کو مکرم مختار احمد شکیل معلم سلسلہ راجستھان کے ہاں تیسری بچی پیدا ہوئی قبل ازیں دو بچے فوت ہوگئے ہیں بچی کی صحت وسلامتی ودرازی عمر نیک صالح بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ بچی مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت کالا بن لوہارکا (راجوری) کی پوتی اور مکرم شکیل احمد صاحب آف سہارنپور کی نواسی ہے۔

اعانت بدر-/50 روپے۔ (عزیز احمد اسلم سہارنپوری)

★ خاکسار کے بڑے بھائی عزیز ایس ایم رضی احمد آف آرہ بہار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 ستمبر 2002ء بروز اتوار بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام کامل احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود تسنیم احمد صاحب بہار کا پوتا اور محمد ابراہیم احمد خان صاحب قادیان کا نواسہ ہے نومولود کی صحت وسلامتی والی درازی عمر نیز خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر-/100 روپے [illegible]

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

صاحب نصاب احباب توجہ فرمائیں

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہیں اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کرکے واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنیکی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/99 میں ہدایت فرمائی ہے کہ:

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔''

جملہ سیکرٹریان مال کو چاہئے کہ وہ اپنی جماعت کے تمام صاحب نصاب احباب کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اصولی ارشاد کی روشنی میں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خصوصی توجہ دلائیں تا اس مد میں زیادہ سے زیادہ وصولی ہوسکے۔ اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب ومستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد نے مورخہ 29-09-02 کو حیدرآباد میں عزیزہ ڈاکٹر فہمینہ نورین صاحبہ B.U.M.S M.H.M بنت مکرم محمد ظفر احمد صاحب مرحوم دیودرگی کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب قمری BSc M.D ابن مکرم ڈاکٹر الحاج کے زین العابدین صاحب آف کرنول حیدرآباد بعوض مبلغ 31,000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز بعد نماز عصر عزیزہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر مبلغ-/50 روپے) خاکسار لئیق احمد عارف ابن مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان)

☆ خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ غزالہ پروین بنت مکرم مبشر احمد صاحب مرحوم ساکن امروہہ یوپی کا نکاح مکرم گلزار علی صاحب ابن مکرم نصیر الدین صاحب ساکن دھیراں نوراں ہماچل سے مبلغ-/25000 روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 1-10-02 کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (بشیر احمد ولد مبشر احمد صاحب مرحوم امروہہ)

(تقریب شادی)

مورخہ 16 مئی 2002ء کو مکرم مولانا ظفر احمد صاحب فاضل گلبرگی مبلغ سلسلہ سیتاپور کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ بارات سیتاپور اترپردیش سے فیض آباد مرحوم مکرم وسیم احمد صاحب کے دولت خانہ پہنچی جہاں پر مرحوم کی دختر نیک اختر ناہید صاحبہ M.A کی دعائیہ تقریب محترم ڈاکٹر کریم صاحب صدر جماعت کی زیر سرپرستی عمل میں آئی۔ امیر صوبائی مکرم جناب چودھری نسیم صاحب نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے ہر جہت سے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(اعانت بدر-/100 سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب صفیل یادگیر اپنے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اعانت بدر-/100 روپے۔ نصیر احمد خادم نمائندہ بدر یادگیر۔

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 23/30 October 2002 Issue No.43-44

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

میں جماعت احمدیہ کی قدر اس لئے کرتا ہوں کہ یہ تشدد کے بغیر اسلام کا پرچار کرتی ہے

افریقن ملک نائیجر کے وزیر عزت مآب Laurel Kader Mahamadou کا اعتراف حقیقت

مغربی افریقہ کے ملک نائیجر کے وزیر Laurel Kader Mahamadou
نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2002 کے موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا:

جناب Laurel Kader Mahamadou حکومت نائیجر کے جنرل سیکرٹری اور وزیر کے عہدے پر فائز ہیں۔ آپ جناب صدر مملکت نائیجر کا جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کا پیغام لے کر آئے۔ آپ نے فرانسیسی زبان میں خطاب کیا جس کا مفہوم ہدیۂ قارئین ہے:۔

آپ نے کہا کہ یہ میرے لئے بہت ہی عزت کا مقام ہے کہ مَیں اس جلسہ میں حکومت نائیجر کی طرف سے آپ کو خطاب کر رہا ہوں۔ جناب صدر صاحب نائیجر کا حکم تھا کہ مَیں اس جلسہ میں شرکت کروں۔ میری یہاں موجودگی دراصل ہمارے اس باہمی تعاون کا نتیجہ ہے جو کہ ہمارے ملک میں آپ کی جماعت پچھلے دو سال سے کر رہی ہے۔ اسی تعاون کے باعث Naimey میں جماعت کا مشن کھلا اور وہ فوراً ہی رفاہی کاموں میں مصروف ہو گئے۔

مجھے چند ایک ممالک میں جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے جن میں Benin بھی شامل ہے۔ میں Portonovo اور Cotonou میں جماعت احمدیہ کے طبی مراکز سے بہت متأثر ہوا اور دوسرے سماجی اور رفاہ عام کے کاموں نے (جس میں غریبوں کی طبی امداد اور غذا کا مہیا کرنا شامل ہے) مجھے بہت متأثر کیا۔ ہمارا ملک بھی Humanity First سے مستفید ہو رہا ہے۔

ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ یہ کام جاری رکھیں۔ ہمارے ملک کو آپ کی روحانی اور انسانی دوستی کی مدد کی ضرورت ہے۔

ذاتی طور پر مَیں جماعت احمدیہ کی قدر اس لئے کرتا ہوں کہ یہ تشدد کے بغیر اسلام کا پرچار کرتی ہے۔ ایسا اسلام جو کہ امن پسندی، باہمی اتحاد اور اخوت پر مبنی ہے۔ خلاصۃً یہ کہ حقیقی اسلام جو کہ رسول کریم ﷺ کی سنت پر مبنی ہے۔

مَیں آپ سب کو اور حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کو صدر مملکت نائیجر اور نائیجر کے ملک کی طرف سے محبت بھرا پیغام پہنچاتا ہوں اور آپ کی ترقی اور صحت کے لئے دعاگو ہوں۔

”مجھے تو جماعت احمدیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے“

حضور پرنور کی کتاب "Islam's Response to Contemporary Issues" کے عربی ترجمہ پر دارالشفیق پبلشرز دمشق کا تبصرہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "Islam's Response to Contemporary Issues" کا عربی ترجمہ ”**الاسلام والتحدیات المعاصرة**“ کے نام سے شائع شدہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب سنجیدہ اہل علم طبقہ میں بہت قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ دارالشفیق پبلشرز دمشق نے اپنے ایک عربی خط میں اس پر جو تبصرہ کیا ہے اس کے بعض حصوں کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ:

”سب سے پہلے مَیں اپنی اس خوشی اور مسرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو مجھے آپ کی کتاب ”اَلْاِسْلَامُ وَالتَّحَدِّیَاتُ الْمُعَاصِرَۃ“ کے پڑھنے سے ہوئی۔ کتاب کے مضمون کو جس تفصیل، ربط اور ترتیب کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا ہے وہ دل موہ لینے والا ہے۔ اور آپ نے اس زرخیز مضمون کے ذریعہ اسلامی علوم میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے“۔

”مَیں اس بات کی بھی گواہی دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب مشکل معاملات کو زیر بحث لانے میں خالص اسلامی فہم پیش کرتی ہے جس کی بنیاد اسلامی نصوص اور تاریخ اسلام پر ہے۔ اور یہ تحقیقی کتاب اکیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہونے والی ضروریات کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے اور اس مرحلہ میں اس کی تالیف میں اسلامی نصوص کا برمحل استعمال اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد کے مسلمانوں کی تاریخ کو خاص اہمیت دینا وغیرہ ایسے امور ہیں جو اس کتاب کے خمیر کے خالص اسلامی مٹی سے اٹھنے پر دلیل ہے۔

میرا تاثر ہے کہ اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ عظیم الشان مضمون جماعت احمدیہ کے افراد کی جہد کا نتیجہ ہے جو کہ صدق اور جوش و جذبے کے ساتھ اسلامی ورثے کا مطالعہ کرتی ہے۔ اور پھر اس کو اس دین کے شایان شان طریق پر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہی وہ ہدف ہے جو اسلام کا ہدف ہے اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ اس کی تکمیل میں تندہی سے سرگرم عمل ہے۔ اور مجھے تو جماعت احمدیہ میں اس صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ اب اسلامی حکومتوں کا مرحلہ بھی اختتام کو پہنچ رہا ہے اور تقلیدی اور سلفی اندازِ فکر بھی غلبہ اسلام کے دعویٰ سے عاجز ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

جو ذمہ داری اس وقت جماعت احمدیہ نے اٹھائی ہے وہ بہت بڑی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ اور دمشق میں موجود احمدیوں سے گفت و شنید سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ لوگ اپنے علم و عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں“۔

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے انعقاد کیلئے مورخہ 26,27,28 دسمبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کیلئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری فرمائی ہے۔
احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے دعائیں کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کی کوشش کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)